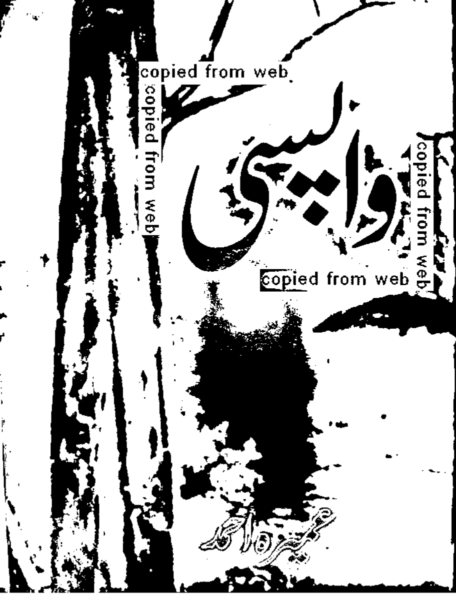

copied from web

واپسی

copied from web

یاسر شاہ کے

انگلش ناول Shrine

سے ماخوذ شدہ

انتساب

copied from web

اپنے دوستوں کے
نام

پیش لفظ

''واپسی'' میری تین ٹیلی فلمز کا مجموعہ ہے واپسی' سودا اور لباس۔

اس مجموعے میں شامل پہلی ٹیلی فلم واپسی یاسر شاہ کے انگلش ناول Shrine سے ماخوذ ہے۔ میں پاکستانی اُردو یا انگلش ادب پڑھنے کی شوقین نہیں ہوں مگر یاسر شاہ کا یہ ناول مجھے پچھلے سال screen adaptation کے لئے دیا گیا اور مجھے یہ کہنے میں کوئی عار نہیں کہ اپنی چھوٹی بڑی خامیوں کے باوجود Shrine پچھلے چند سالوں میں کسی بھی پاکستانی رائٹر کا لکھا جانے والا میرا سب سے پسندیدہ ناول رہا۔ اسے اس کتاب میں آپ تک پہنچانے کا مقصد آپ لوگوں کو Shrine میں اُٹھائے جانے والے ایشوز سے آگاہ کرنا ہے۔ ایشوز نئے نہ سہی مگر انہیں پیش کرنے کا طریقہ بہت نیا اور دلچسپ ہے۔

''سودا'' آپ کو حیران کر دے گی کیونکہ یہ میرے مزاج اور میرے سٹائل کی کہانی نہیں ہے۔ اور آپ اسے پڑھتے ہوئے کبھی بھی یہ اندازہ نہیں لگا سکتے کہ اسے میں نے لکھا ہے اور اسی لئے مجھے اس پر بہت محنت کرنا پڑی مگر میں نے بہت کم سکرپٹس کو لکھتے ہوئے اتنا انجوائے کیا جتنا میں نے سودا کو لکھتے ہوئے کیا۔

''لباس'' ایک بہت مشکل اور حساس موضوع پر لکھی جانے والی تحریر ہے۔ میں مشکل اور حساس کے الفاظ کیوں استعمال کر رہی ہوں۔ اس کا اندازہ آپ اسے پڑھنے کے بعد ہی کر سکتے ہیں۔

تینوں ٹیلی فلمز میں ایک theme مشترک ہے اور وہ واپسی ہے...... یہ آپ طے کریں کہ یہ کتاب واپسی ہے یا سمجھوتہ

عمیرہ احمد

کردار

مرکزی

1-ماجو (20 سال کا لڑکا)
2-نوشی (35 سال کا آدمی)
3-پائل (20 سال کی لڑکی)
4-جہاں آرا (60 سال کی عورت)
5-اظہر درانی (60 سال کا آدمی)
6-کاکو (60,50 سالہ آدمی)

ثانوی

1-افتخار (اظہر کا بیٹا)
2-اسلم (35,30 سال کا آدمی)
3-چاندنی (25 سالہ لڑکی)
4-گرد (65,60 سالہ آدمی)
5-گلابو (50,60 سالہ آدمی)
6-حجام (45,40 سالہ)
7-گارڈ
8-فال والا
9-میاں ولائت حسین (65,60 سالہ)
10-جمیلہ (40,35 سالہ)
11-دوسری عورت
12-مرد (45,40 سالہ)
13-پتہ بتانے والا
14-چاندنی کا عاشق (45,40 سالہ)
15-اُستاد جی (45,40 سالہ)
16-پائل کا ننھا بچہ
17-پائل کا جوان بیٹا (25,20 سالہ)
18-پولیس والا
19-حجام کا گاہک

لوکیشن

copied from web

1- پائل کا گھر
2- نوشی کا گھر
3- اظہر کا اپارٹمنٹ
4- مزار
5- میاں ولائت حسین کا گھر
6- ساحل سمندر
7- حجام کی دکان
8- فٹ پاتھ
9- پارک
10- قبرستان
11- پائل اور اسلم کا گھر
12- چائے خانہ
13- ٹرکوں کا اڈہ
14- گلی
15- پارکنگ

منظر:1

وقت	رات
جگہ	پائل کا کوٹھا
کردار	پائل

کیمرہ کوٹھے کے فرش پر گھنگھرو باندھے بڑی مہارت کے ساتھ تھرکتے قدموں کو فوکس کئے ہوئے ہے۔

گھنگھروؤں کی آواز ایک خاص لے میں آ رہی ہے۔ پاؤں زور سے بار بار فرش پر اُٹھ اور پڑ رہے ہیں۔

پاؤں ہلکی ہلکی نیم تاریکی میں ہیں یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے وہ رات ہے اور رقص کرنے والا تاریکی میں ہے۔ پاؤں بہت خوبصورت اور پائل نے چوڑی دار پاجامہ زیب تن کیا ہوا ہے۔

کیمرہ پائل کا چہرہ جسم یا آس پاس کی جگہ نہیں دکھاتا صرف تھرکتے پاؤں میں بجتے گھنگھروؤں کو فوکس کئے رہتا ہے۔

(گھنگھروؤں کی آواز فلم میں کئی جگہ پر بیک گراؤنڈ میوزک کے طور پر استعمال ہوگی)

// Cut //

منظر:2

وقت	دن
جگہ	سڑک
کردار	ماجو

کیمرہ تیل کی اُن بوتلوں والے ہینگر کو فوکس کرتا ہے۔ جو ماجو کے ہاتھ میں ہے۔ ماجو سڑک پر چل رہا ہے۔ اور اُس کے اُٹھتے قدموں کے ساتھ ساتھ بوتلیں کھڑکھڑا رہی ہیں۔

کیمرہ ماجو کا چہرہ یا جسم نہیں دکھاتا صرف چلتے ہوئے آدمی کے ہاتھ میں اُس سٹینڈ کو فوکس کرتا ہے جن کے اندر بوتلیں قدموں کی حرکت کے ساتھ کھڑکھڑا رہی ہیں اور اُن کی کھڑکھڑاہٹ عجیب سا شور پیدا کر رہی ہے..... (کھڑکھڑاہٹ نما یہ شور پوری فلم میں کئی بار اہم جگہوں پر بیک گراؤنڈ میوزک کے طور پر استعمال ہوگا)

// Cut //

منظر:3

وقت : دن
جگہ : سڑک
کردار : نوشی

....

کیمرہ ہیجڑوں کے انداز میں تالیاں بجاتے ہاتھوں کو فوکس کرتا ہے۔ جو نوشی کے
ہاتھ ہیں۔ نوشی سڑک پر چل رہا ہے اور چلتے ہوئے تالیاں پیٹ رہا ہے۔
کیمرہ نوشی کا چہرہ یا جسم نہیں دکھاتا صرف تالی بجاتے ہاتھوں کو فوکس کرتا ہے۔
جو بھدے ہیں اور اُن پر نیل پالش لگی ہے۔ ہاتھوں میں انگوٹھیاں اور چوڑیاں بھی ہیں
(خاص انداز میں بجائی جانے والی تالیوں کی یہ آواز فلم میں کئی جگہوں پر بیک
گراؤنڈ میوزک کے طور پر استعمال ہوگی)

// Cut //

منظر:4

وقت	دن
جگہ	فٹ پاتھ
کردار	ماجو،افتخار

ماجو فٹ پاتھ پر اپنی بوتلیں اپنے سر کے پاس رکھے گہری نیند سویا ہوا نظر آ رہا ہے۔

بوتلوں والے اسٹینڈ میں ایک پتلی سی رسی بندھی نظر آ رہی ہے جو اُس کی کلائی کے ساتھ بندھی ہوئی ہے۔

اُس کے کپڑے میلے بوسیدہ اور پیوند زدہ ہیں۔

کیمرہ اس کے جسم اور بوتلوں کو دکھاتے دکھاتے اُس کے چہرے کو فوکس کر لیتا ہے۔ اور یک دم اُس کے چہرے اور جسم پر بہت زیادہ کیچڑ نما پانی آ گرگرتا ہے۔

ماجو ہڑبڑا کر اُٹھتا ہے اور اپنے کپڑوں پر پڑے اُن کیچڑ کے دھبوں کو دیکھتا ہے۔ پھر سڑک پر دور جاتی ہوئی اُس شاندار کار کو دیکھتا ہے۔ جو اُس کے قریب فٹ پاتھ سے کچھ فاصلے پر موجود پانی نے ایک گڑھے سے تیزی سے گزرتے ہوئے اُس پر چھینٹے اُڑا کر گئی ہے۔

اُس کے ماتھے پر یک دم بل نمودار ہوتے ہیں چہرے سے کیچڑ پونچھتا ہوا وہ اُس سمت چہرہ کر کے زیرلب کچھ گالیاں نکالتا ہے جس طرف وہ گاڑی گئی ہے۔

گاڑی تب تک غائب ہو چکی ہے۔

بہت صبح کا وقت ہے اور ابھی سڑکوں پر ٹریفک نہ ہونے کے برابر ہے۔

ماجو اپنا چہرہ صاف کرنے کے بعد قمیض پر سے بھی کیچڑ صاف کرنے کی کوشش کرتا ہے مگر اس کوشش میں وہ کیچڑ کو کپڑوں پر مزید پھیلا دیتا ہے۔ اور اپنے ہاتھوں کو بھی آلودہ کر لیتا ہے۔

سر کھجاتے ہوئے وہ ایک بار پھر فٹ پاتھ پر لیٹ کر سونے کی کوشش کرتا ہے۔

مگر آنکھیں فوری طور پر بند کرنے کی بجائے وہ سر کے پاس پڑی بوتلوں والے اسٹینڈ کو گھورنے لگتا ہے۔ وہ یک ٹک اُن بوتلوں کے اندر موجود تیل پر نظریں جمائے ہوئے ہے۔

تبھی وہ گاڑی ایک بار پھر سڑک پر نمودار ہوتی ہے اور اسی تیز رفتاری سے سڑک پر گزرتے ہوئے ایک بار پھر پانی کے اس گڑھے سے ماجو پر چھینٹے اُڑاتی ہوئی گزرتی ہے۔ ماجو کرنٹ کھا کر غصے میں اُٹھتا ہے۔ اور اس بار بلند آواز میں گاڑی کے عقب میں آواز لگاتا ہے۔

ماجو: حرام زادے......

بے غیرت......

گاڑی تب تک کچھ فاصلے پر نظر آنے والے ایک گھر کے کھلے گیٹ سے اندر جا رہی ہوتی ہے۔ چوکیدار گیٹ بند کر رہا ہے جبکہ ماجو ایک بار پھر اپنی آستینوں اور ہاتھوں کے ساتھ طیش کے عالم میں فٹ پاتھ پر بیٹھا کیچڑ صاف کر رہا ہوتا ہے۔ وہ ساتھ ساتھ کچھ بڑبڑا بھی رہا ہے۔

// Cut //

منظر:5

وقت	دن
جگہ	نوشی کا گھر
کردار	نوشی

....

کیمرہ نوشی کے چہرے کو فوکس کئے ہوئے ہے۔نوشی سو رہا ہے مگر اُس کا چہرہ میک اپ سے لتھڑا ہوا ہے۔

یک دم الارم کی آواز پر نوشی بڑبڑا کر اٹھتا ہے اور چارپائی کے سرہانے پڑی تپائی پر رکھا الارم بند کرتا ہے۔

پھر نیم تاریک کمرے میں نظر ڈالتا ہے۔

نوشی الارم بند کر کے چارپائی پر بیٹھا بیٹھا جمائی لیتا ہے اور سرہانے پڑا دوپٹہ اٹھا کر گلے میں ڈالتا ہوا چارپائی سے ٹانگیں نیچے کرتا ہے اور جوتا ڈھونڈنے لگتا ہے۔

// Cut //

منظر:6

وقت	:	دن
جگہ	:	نوشی کا گھر (صحن)
کردار	:	نوشی

....

نوشی صحن میں نل کے پاس پنجوں کے بل بیٹھا اپنے چہرے پر پانی کے چھپاکے مار رہا ہے۔ پانی اپنے ساتھ اُس کے چہرے کا پاؤڈر اور غازہ اُتار رہا ہے اُس کا کاجل اور پھیل رہا ہے وہ چہرے کو زور زور سے رگڑ رہا ہے۔ پھر پانی کا ایک اور چھپاکہ مار کر نیچے فرش پر بہتے اور نالی میں جاتے ہوئے پانی کو دیکھتا ہے۔

کیمرہ نالی کے پانی کو فوکس کرتا ہے۔

// Cut //

منظر:7

وقت	دن
جگہ	پائل کا گھر
کردار	پائل

کیمرہ فرش پر گرتے پانی کے قطروں کو فوکس کرتا ہے جو آہستہ آہستہ فرش پر پانی کو پھیلا رہے ہیں۔

پھر کیمرہ فرش سے آہستہ آہستہ اوپر جھولتی ہوئی لٹوں کو دکھاتا ہے جن سے گرنے والا پانی فرش کو گیلا کر رہا ہے۔

پائل اپنے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے سٹول پر بیٹھی شیشے میں کچھ عجیب سے انداز میں پلکیں جھپکائے بغیر اپنا چہرہ دیکھ رہی ہے۔

وہ ابھی ابھی نہا کر باہر نکلی ہے اور صرف اُس کے بالوں سے ہی پانی نہیں نچڑ رہا بلکہ اس کے چہرے پر بھی پانی کے قطرے ہیں وہ شیشے میں سے کمرے کے نظر آنے والے عکس کو دیکھتی ہے۔ گردن موڑے بغیر صرف آنکھوں کو حرکت دیتے ہوئے ...... کمرے میں پڑے ڈبل بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر شراب کی بوتل اور گلاس نظر آ رہے ہیں۔ بیڈ سائیڈ ٹیبل پر موتیے کے کچھ گجرے اور کچھ ٹوٹے پھوٹے ہار بھی پڑے ہیں۔ بیڈ کی چادر تقریباً ایک طرف سے فرش پر لٹکی ہوئی ہے تکیے بے ترتیب ہیں اور بیڈ پر سلوٹیں ہیں۔

کمرے کے ایک طرف پڑے صوفے کے سامنے ٹیبل پر کھانے کے کچھ برتن

اوندھے سیدھے پڑے ہیں ایک پلیٹ میں چند ٹھنڈے تکے کباب نظر آ رہے ہیں۔

وہ آئینے سے کمرے کو دیکھتے ہوئے یک دم اپنے لمبے گیلے بالوں کو جوڑے کی شکل میں لپیٹتی ہے اور اُٹھ کر کھڑی ہو جاتی ہے۔

(گھنگھروؤں کی آواز)

// Cut //

منظر:8

وقت : دن
جگہ : حجام کی دکان
کردار : ماجو

ایک گندے اور تنگ سے حمام کے اندر ماجو ٹوٹے پھوٹے شاور کے نیچے کھڑا ہے۔ نلکا گھماتے ہوئے وہ شاور کھولتا ہے۔ پانی کی پتلی سی دھار اُس کے چہرے پر گرتی ہے۔ اور کیچڑ کو دھولے جاتی ہے۔ وہ آنکھیں بند کیے اپنے سر پر پانی گرنے دیتا ہے۔ یوں لگتا ہے وہ اس وقت کہیں اور پہنچا ہوا ہے۔

// Intercut //

منظر:9
(خیال)

وقت	:	دن
جگہ	:	باتھ روم
کردار	:	ماجو

....

ماجو ایک شاندار سے باتھ روم کے اندر شاور کے نیچے کھڑا ہے اور شاور کی بھرپور دھار اُس کے جسم پر پڑ رہی ہے۔ وہ مسکرا رہا ہے یوں جیسے سر پر گرتے پانی سے محفوظ ہو رہا ہے۔

// Cut //

منظر:10

وقت — دن
جگہ — حجام کی دکان
کردار — ماجو، حجام، گاہک

ماجو حجام کی دکان میں لگے شیشے کے سامنے کھڑا اپنے بالوں میں تیل لگا رہا ہے حجام پاس پڑی کرسی پر بیٹھے گاہک کی شیو بنانے میں مصروف ہے۔

ماجو بالوں میں تیل لگانے کے بعد سامنے شیشے کے پاس پڑی ایک اخبار اٹھا کر اپنے ہاتھ رگڑتا ہے وہ ہاتھوں میں لگا تیل صاف کر رہا ہے۔ اخبار انگلش ہے اور اُس پر ایڈز کے بارے میں ایک بڑا سا اشتہار چھپا ہوا ہے مگر ماجو ہاتھ صاف کر کے اخبار ایک طرف پھینک دیتا ہے اور جیب سے ایک کنگھی نکال کر بالوں میں پھیرنے لگتا ہے

حجام اسے مخاطب کرتا ہے
حجام: افضل کا خط آیا ہے تمھیں سلام کہہ رہا ہے۔

بے اختیار مسرور ہو کر
ماجو: کویت سے؟

حجام: ہاں کویت سے

ماجو: کیا کام مل گیا اسے؟

حجام: ہاں عیش کر رہا ہے

[illegible]

پھر گئے نہ وہ سینھ اُسے
ملتا نہ اسے باہر لے جاتا.....تو وہ
آج تمہاری طرح پھر کسی کی مالش کے
لئے ہی جا رہا ہوتا..... اسی کو دن
پھرنا کہتے ہیں..... اللہ چھپر پھاڑ کر
دیتا ہے جب دینے پر آئے۔

ماجو کا چہرہ کچھ پھیکا پڑ تا ہے۔ وہ آئینے میں اپنے بالوں میں کسی سوچ میں ڈوبا کنگھی کرتا رہتا ہے۔

// Cut //

منظر:11

وقت : دن
جگہ : سڑک
کردار : پائل

پائل ایک سیاہ لمبی چادر سے خود کو سر تا پیر چھپائے ہوئے ہے۔ وہ اپنے گھر کے چھوٹے گیٹ کو کھول کر باہر آتی نظر آتی ہے۔ پھر سڑک پر آ جاتی ہے۔

// Cut //

منظر:12

وقت	دن
جگہ	سڑک
کردار	کاکو، پائل

پائل سڑک پر چل رہی ہے کیمرہ اُس کے اوپر والے حصے کو فوکس کئے ہوئے ہے۔
وہ چلتے چلتے ایک دم ہولے سے مسکراتی ہے

پھر بولنے لگتی ہے اور ساتھ اسی طرح چلتی رہتی ہے۔	پائل: دنیا ادھر سے ادھر ہو جائے تجھے اس وقت نیند نہیں آئے گی تو بلی کی طرح جاگتا ہی رہے گا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی گھر میں آئے یا گھر سے جائے اور کاکو کو پتہ نہ چلے۔

وہ اس جملے پر چلتے چلتے رُکتی ہے۔ پھر مڑ کر پیچھے دیکھتی ہے۔ اُس کے بالکل عقب میں اُس کی سیدھ میں چند قدم پیچھے ایک چھوٹے قد کا ادھیڑ عمر آدمی چلا آ رہا ہے۔

// Cut //

منظر:13

وقت	دن
جگہ	مزار کی سیڑھیاں
کردار	پائل، نوشی، ماجو

کیمرہ سیڑھیاں چڑھتے پائل کے پیروں کو فوکس کرتا ہے پاؤں اُسی طرح مہندی سے سجے خوبصورت ہیں مگر اب اس میں گھنگھرو نہیں ہیں۔ اور جوتے بھی نہیں ہیں۔
پائل سیاہ چادر میں خود کو اچھی طرح چھپائے سیڑھیاں چڑھ رہی ہے۔
کیمرہ اُس سے کچھ پیچھے تالیاں بجاتے ہاتھوں کو فوکس کرتا ہے۔ نوشی اب بھی تالیاں بجا رہا ہے مگر اب وہ بھی پائل کے پیچھے سیڑھیاں چڑھتا نظر آ رہا ہے۔
(بیک گراؤنڈ میں گھنگھروؤں کی آواز تالیوں کی آواز میں مدغم ہوتی سنائی دے رہی ہے۔)
کیمرہ اب عورتوں کا لباس پہنے سجے سنورے نوشی سے ہوتا ہوا اُس کے پیچھے سیڑھیاں چڑھتے ماجو پر فوکس ہوتا ہے۔ اُس کے ہاتھ میں پکڑی بوتلوں والے سٹینڈ پر پھر ماجو کے چہرے پر۔
(کھڑکھڑاتی بوتلوں کی آواز اب گھنگھروؤں اور تالیوں کی آواز میں مدغم ہوگئی ہے اور تینوں آوازیں مل کر ایک عجیب سی لے پیش کر رہی ہیں۔)
تینوں دوست آگے پیچھے مزار کی سیڑھیاں چڑھتے نظر آ رہے ہیں۔
(بیک گراؤنڈ میں گھنگھروؤں تالیوں اور بوتلوں کا شور سنائی دے رہا ہے۔)

// Cut //

منظر:14

وقت	دن
جگہ	مزار کے قریب میدان
کردار	ماجو، پائل، نوشی

تینوں ایک درخت کے نیچے بیٹھے چائے کے کپوں میں rusk ڈبو ڈبو کر کھا رہے ہیں۔ پائل باری باری دونوں کا چہرہ دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

پائل: تم دونوں آج پھر اُداس ہو کیا ہوا ماجو؟......اور نوشی اب کب تک زویا کے لئے منہ لٹکائے پھرے گی۔

نوشی: میرے سے مذاق نہ کر پائل میرا جی اچھا نہیں ہے۔

پائل: اور کتنے دن اپنا جی اس طرح بُرا کر کے پھرے گی ...... کچھ ہوش کے ناخن

لے نوشی زودیا کو مرتا
تھا مر گئی تو جیتے جی
کیوں زندہ درگور کر رہی
ہے اپنے آپ کو

بات بدل کر نوشی۔ تجھے کیا ہوا ہے ماجو؟
مذاق اُڑانے والے انداز میں پائل: مجھے تو لگتا ہے اُنہیں گاڑیوں
میں سے کسی نے ٹکر مار دی
ہے اسے جن کی تصویریں
اکٹھی کرتا پھرتا ہے۔

نوشی: کیوں رے ماجو......؟

پائل: شکل دیکھو اور شوق دیکھو
2II لاکھ سے کم کی گاڑی
پر تو نظر ٹکتی نہیں ہے اس
کی ...... کیوں بے بولتا
کیوں نہیں ہے آج؟

ماجو: کیا بولوں؟

پائل: کچھ بول...... پر بول تو سہی

ایک سگریٹ سلگاتے ہوئے ماجو: افضل کو کویت میں بڑی
اچھی نوکری مل گئی ہے۔

نوشی۔ وہ تیرا ماشیا یار؟

ماجو: ہاں آج صادق حجام نے
بتایا مجھے ...اس نے خط
لکھا تھا اُسے ... قسمت دیکھو
سالے کی وہ میری جگہ

بیٹھ تے اس رات مالش ہ
سامان لے کر میں
تم لوگوں کے پاس بیٹھ رہا
اور وہ سینھ اُسے لے اُڑا

مذاق اُڑانے والے انداز میں — نوشی: تو بس پھر بھی بھرتے
کوس ہمیں گالیاں
دے ہماری جیب سے
تمہیں اس رات دیر نہ ہوتی
تو اب تو عربوں کی مالش
کر رہا ہوتا۔

رنجیدہ ہو کر — ماجو: تم لوگوں کو کیا کوسوں
اپنی تو قسمت ہی خراب ہے
سڑک پر بیٹھے ہیں
سڑک پر ہی مر جائیں گے
لوگوں کی مالشیں کرتے
کرتے تم دونوں تو پھر
بھی اچھے ہو گھر ہے
تم دونوں کا میرا کیا ہے

اُس کا کندھا تھپکتے ہوئے — پاگل: سر پہ کھڑی ہر چھت گھر نہیں ہوتی
ماجو تو سڑک پر ہے پر
آزاد تو ہے نا اپنی مرضی
سے تو جی رہا ہے میری طرح
قید میں تو نہیں ہے۔

مذاق اڑانے والے — نوشی: آئے ہائے تم دونوں کی قسمت

انداز میں

افسردگی سے عجیب سی مسکراہٹ کے ساتھ

پائل: خراب ہے ....ایک میں ہی ہوں بھاگ بھری ....اپنا تو گھر بھی ہے ....گر بھی ہے سکھی سہیلیاں بھی ہیں.... ساری دنیا ہی اپنی ہے بس ایک خاندان نہیں ہے اپنا بھی گھر ہو جائے گا جب میں اور اسلم....

....

....

....

چائے پیتے پیتے نوشی کو بے اختیار اچھو لگتا ہے۔ پائل بات ادھوری چھوڑ کر غصے میں نوشی کو دیکھتی ہے

کیوں کیا تکلیف ہونے لگی ہے تم دونوں کو اسلم اور میرے نام پر....تم دونوں کو برداشت نہیں ہوتا کہ مجھے ایک سچا پیار کرنے والا مل گیا ہے۔

ماجو: سچا پیار کرنے والا؟.... ہوش کے ناخن لے پائل.... ہم لوگوں کی زندگی میں جھوٹا سچا کوئی پیار نہیں ہوتا.... صرف کاروبار ہوتا ہے.... وہی کاروبار جس کے لئے ہم سڑک پر

ہیں اور تم بازار میں

نوشی: تو سچا پیار ایسے کہتی ہے جیسے پان چھالیہ کی بات کر رہی ہو۔

پائل: تو چپ رہ تو نہ مرد نہ عورت تجھے کیا پتہ محبت کا

غصے میں آ کر
نوشی: ہیجڑو بول رہی ہے مجھے؟

مدافعانہ انداز میں
پائل: میں نے کیا کہا؟

ماجو: تو چپ کر نوشی مجھے سمجھانے دے اسے

پائل: کوئی مجھے کچھ نہ سمجھائے... اسلم میری زندگی میں آنے والا پہلا اور آخری مرد ہے جس کے ساتھ میں شادی کا سوچتی ہوں

بڑبڑاتا ہے۔
نوشی: اور پھر ساری عمر ماتھے پر ہاتھ رکھ کر روؤں گی

پائل: جب میں اسلم کے ساتھ شادی کے بعد اس مزار پر سلام کرنے آیا کروں گی تو تم لوگوں کو پتہ چل جائے گا کہ میری اور اُس کی محبت سچی ہے۔

بات کاٹ کر غصے سے
ماجو: تو ہے کیا پائل؟......ایک طوائف...... ناچنے والی عورت

اسلم غریب ہے مگر اس
کا خاندان ہے۔ اُس کی ماں
بہنیں ہیں وہ ایک بازار کی
عورت کو اسلم کی بیوی بن
کر اس گھر میں آنے دیں گی؟
ایک ایسی عورت کو جس کے
نہ آگے کوئی ہے نہ پیچھے
تجھے سمجھ کیوں نہیں آتی کہ وہ
تجھ سے محبت نہیں کرتا صرف
تجھے استعمال کر رہا ہے۔

پائل اپنی آنکھوں میں آنے
والے آنسوؤں کو روکنے
کی کوشش کرتے ہوئے
یک دم ہاتھ میں پکڑا
خالی کپ زور سے زمین
پر مارتے ہوئے اُٹھ
کر تیزی سے وہاں سے
چلی جاتی ہے۔

نوشی آواز دیتا ہے

نوشی: پائل پائل

ماجو ہونٹ کاٹنے
لگتا ہے۔ نوشی
ماجو سے کہتا ہے۔

تجھے کیا ضرورت تھی اُس
سے ایسی باتیں کرنے کی
خوامخواہ دل دکھا دیا اُس

منظر:15

وقت		دن
جگہ	:	ہیجڑوں کا قبرستان
کردار	:	نوشی

نوشی قبر پر نظریں گاڑے بیٹھا ہے اُس کے گالوں پر آنسو بہہ رہے ہیں۔ قبر پر پڑے چند پھول ہوا کے ایک جھونکے کے ساتھ قبر کے اوپر سے لڑھک کر کچھ دور جاتے ہیں۔

// Cut //

منظر:16
(ماضی)

وقت رات
جگہ نوشی کا گھر
کردار : نوشی، زویا

نوشی اور زویا ایک چارپائی پر چت لیٹے ہوئے ہیں۔ وہ دونوں چھت کو دیکھ رہے ہیں کمرے میں نیم تاریکی ہے۔

چھت کو دیکھتے ہوئے

زویا: تجھے پتہ ہے نوشی مجھے سب سے زیادہ کس چیز سے ڈر لگتا ہے؟

نوشی: کس چیز سے؟

زویا: موت سے

نوشی: کیوں ری موت سے کیوں؟...... اس زندگی سے تو اچھی ہی ہوگی موت ...... ٹکے ٹکے کے لئے سڑکوں پر ناچنا تو نہیں پڑے گا

زویا: نہیں مجھے اس لئے موت
سے ڈر لگتا ہے کہ کہیں اگلی زندگی
میں بھی میں ہیجڑہ نہ ہوں ......

....

....

ایک زندگی کی تو کوئی بات نہیں
مگر بار بار ہیجڑہ بن کر جینا ......
نہ ری یہ مجھ سے نہیں ہوگا...
...... میں چاہتی ہوں جب میری
روح میرے جسم" سے نکلے تو یہ
جسم یہیں ......ادھر اس دنیا میں
ہی ختم ہو جائے ...... یہ اگلی دنیا
میں میرے ساتھ نہ جائے ......
بے جنس جسم کس کام کا ؟......
اگلی دنیا میں عورت بنوں چاہے
مرد...... مگر انہیں دونوں میں سے
کچھ بنوں میں ......ہیجڑہ بن کر تماشہ
نہ بنوں میں

نوشی یک دم گردن
موڑ کر زویا کا چہرہ
دیکھتا ہے جو اسی
طرح چھت کو دیکھتے
ہوئے کہہ رہا ہے۔

// Cut //

منظر:17

وقت دن
جگہ پائل کا گھر (بڑا ہال)
کردار کاکو، جہاں آرا بیگم

کیمرہ فرش پر گلاب اور موتیے کے مسلے ہوئے پھولوں کو فوکس کرتا ہے۔ جنہیں کاکو جھاڑو کے ساتھ اکٹھے کر رہا ہے۔
تبھی جہاں آرا بیگم ایک پان منہ میں رکھتے ہوئے اندر داخل ہوتی ہے اور کاکو کو دیکھتے ہوئے
کہتی ہے۔

جہاں آرا: تیرا کام ابھی تک ختم نہیں ہوا کاکو؟

کاکو: بس ہو گیا بی جان

جہاں آرا بیگم پان چباتے ہوئے ایک طرف رکھے تخت پر بیٹھتی ہے۔

جہاں آرا: تو بھی بوڑھا ہوتا جا رہا ہے کاکو
ہاتھ پیر ڈھیلے پڑنے لگے ہیں تیرے.....

ایک زمانہ تھا جب
پھرکی کی طرح گھومتا
تھا تو آہ ہاہ
کیا زمانہ تھا وہ
جب گوریا زندہ تھی
تب تو اس کوٹھے کو
بھاگ لگے ہوئے تھے
ارے دن رات
میں فرق کرنا مشکل ہو
جاتا تھا۔ اتنے لوگ ہوتے
تھے یہاں یاد ہے۔
نا تجھے کاکو؟

بات کرتے کرتے گہری سانس لیتی
ہے جیسے اسے کچھ یاد آتا ہے۔
کاکو اپنے کام میں مصروف
اپنے کوزے کوزے دان
میں ڈالنے میں مصروف
ہے۔

پوچھتی ہے۔

کاکو جی بی جان
جہاں آرا کیا ٹھاٹھ تھے تب یہ لمبی
گاڑیاں..... اور یہ گاڑیوں
کی لمبی قطاریں پوری
سڑک بھری ہوتی تھی۔ کئی
بار تو گاڑی نکالتے لوگوں کے
ایکسیڈنٹ ہوئے ... پھر منسٹر
صاحب کو کہہ کر یہاں ٹریفک
پولیس والا کھڑا کروایا.....
سب گوریا کی وجہ سے تھا وہ
قتل کیا ہوئی میرا تو کوٹھا اجڑ
گیا یہ پائل، چنچل، چاندی

بے اختیار ہاہاہاہا انداز
میں ہنستی ہے۔ پھر رحم
یا سیت بھرے انداز میں
کہتی ہے۔ جہاں آرا ب

جیسے اپنے آپ سے باتوں
میں مصروف ہے۔

کوئی ایک بھی اُس کی کلاس
کی نہیں ہے ..... وہ تو ایک
ہی تھی اپنے نام کی
...... ہائے میری گوریا کیسے
بے رحمی سے مارا ظالم نے۔

سینے پر دونوں ہاتھ رکھتے
ہوئے آہ بھرتے ہوئے

کاکو ٹوکری اور جھاڑو
اُٹھا کر کھڑا ہوتا ہے۔
اور دروازے کی طرف
جاتا ہے۔

// Cut //

منظر:18

وقت	:	دن
جگہ	:	سڑک
کردار	:	ماجو

ماجوفٹ پاتھ پر چل رہا ہے جب اُسے فٹ پاتھ پر ایک اخبار گرا ہوا ملتا ہے۔ وہ لپک کر اُسے اٹھاتا ہے۔ اور اُلٹ پلٹ کر دیکھتا ہے۔ پھر ایک جگہ اُس کی نظر ٹھہر جاتی ہے وہ تیل کی بوتلیں فٹ پاتھ پر رکھتے ہوئے خود بھی نیچے بیٹھ جاتا ہے اور بڑی احتیاط کے ساتھ اخبار میں ایک گاڑی کی تصویر کو پھاڑ لیتا ہے۔

پھر اپنی جیب سے اخبارات کے کچھ دوسرے تراشے نکالتا ہے اور اُس تراشے کو بھی اُن تراشوں کے ساتھ تہہ کر کے رکھ دیتا ہے پھر دوبارہ اُنہیں جیب میں ڈال لیتا ہے۔

// Cut //

منظر:19

وقت	دن
جگہ	پائل کا کچن
کردار	پائل، جہاں آرا، کاکو

پائل کچن کے ٹیبل پر بیٹھی ناشتہ کرنے میں مصروف ہے اور کاکو کچن میں برتن دھونے میں مصروف ہے۔ جب جہاں آرا اندر داخل ہوتی ہے اور کاکو سے کہتی ہے۔

جہاں آرا: چائے کا ایک کپ بنا کر دے کاکو

وہ کہتی ہوئی پائل کے پاس دوسری کرسی کھینچ کر بیٹھتی ہے اور ایک اُبلا ہوا انڈہ چھیلنے لگتی ہے۔

...... درد سے سر پھٹا جا رہا ہے۔

انڈہ چھیلتے ہوئے وہ پائل سے کہتی ہے۔

جہاں آرا: اگلی شوٹنگ کب ہے تیری؟

پائل: پرسوں

جہاں آرا: کس کی شوٹنگ ہے؟

پائل: جہانگیر بھی گی

جہاں آرا: تو پھر تو وہ حرام زادہ اسلم بھی ہوگا وہاں۔

پائل سلائس کھاتے کھاتے رُک جاتی ہے اور نا۔ غصّی سے ماں کو دیکھتی ہے۔ بے حد درشتی سے کہتی ہے۔

پائل: اماں اب دوبارہ گالی مت دینا اُسے میں نہیں سنوں گی

جہاں آرا ایک دم اپنی ٹون بدلتے ہوئے کچھ نرم آواز میں کہتی ہے۔

جہاں آرا: دیکھ پائل ..... میں ماں ہوں تیری ..... دشمن نہیں ہوں میں سب تیرے فائدے کے لئے کہہ رہی ہوں۔ اسلم دو ٹکے کا ایک کیمرہ مین ہے اور کیمرہ مین سے طوائفیں عشق نہیں لڑاتی۔

پائل: تو نے ہی کہا تھا کہ اُس سے چکر چلاؤں تاکہ وہ میرے اچھے شاٹس لے ..... شوٹنگ میں اور مجھے اور فلمیں مل جائیں۔

جہاں آرا: چکر چلانے کو کہا تھا عشق لڑانے کو نہیں۔

پائل: میں انسان ہوں روبوٹ نہیں

کہ تیرے کہنے پر چلوں اور تیرے
کہنے پر رک جاؤں۔ محبت
کرتی ہوں میں اُس سے اور
ہمیشہ کرتی رہوں گی۔

جہاں آرا: طوائفوں کی زندگی میں محبت
نام کی کوئی شے نہیں ہوتی
نہ ہونی چاہیے۔ سارے مرد
کتے ہوتے ہیں اور ساری طوائفیں
ہڈیاں...... وہ ہڈی کو چوستے
ہیں، بھنبھوڑتے ہیں اور ذِل
بھر جانے پر پنجوں سے زمین کھود
کر دفن کر دیتے ہیں۔ نہیں......
...... وہ کبھی ہڈی کو گلے کا ہار
یا سر کا تاج بنا کر نہیں پھرتے۔

پائل: میں اسی لئے طوائف بننا
نہیں چاہتی۔

جہاں آرا: طوائفیں بنتی نہیں...... ہوتی
ہیں...... تیری ماں اور اُس
کی پیچھے سے سات نسلیں
طوائفیں ہیں پھر تو اپنے آپ
کو کیا سمجھے بیٹھی ہے۔

پائل: پھر میری نسل میں آگے کوئی طوائف
نہیں آئے گی۔ میں اسلم سے شادی
کروں گی۔ عزت سے گھر بساؤں

گی۔

جہاں آرا: محبت اور عزت بھول گئی
گوریا کو تیرے سامنے کوٹھے
پر آکر دن دہاڑے مار گیا
تھا اُس کا عاشق وہ
بھی اسی طرح اُس کا دم بھرتا
تھا جیسے آج اسلم تیرا۔

پائل: اسلم ایسا نہیں ہے۔

جہاں آرا: وہ مرد نہیں ہے نا اس لئے۔

پائل: مجھے تمہیں اپنی ماں کہتے شرم
آتی ہے ..... مائیں بیٹیوں کو
طوائفیں بنا کر اپنی جیبیں بھرتی
ہیں؟

جہاں آرا: مجھے بھی تمہیں بیٹی کہتے ہوئے
شرم آتی ہے .....اے
تجھ سے چاندنی اچھی ہے وہ
اس کوٹھے کی واحد لڑکی ہے
جو گوریا کے آس پاس کہیں بٹھائی
جا سکے مردکلوے چاٹتے ہیں
اُس کے۔

غصے میں اٹھ کر
...ے سے نکل
...نے۔
...آواز بلند

پائل: تو پھر جاؤ نچاؤ چاندنی کو وہ
تمہاری طرح میٹھی ہے میری
جان چھوڑو

آواز میں چیختی
ہے۔

جہاں آرا: دیکھا اس کتیا کو...... کس طرح
زبان چلاتی ہے ماں سے
...... ارے کاکو خبردار
یہ آئندہ کہیں اسلم سے
ملی ...... ہر جگہ ساتھ جانا
اس کے ...... اور اس حرام
زادے کو میں نے نہ پٹوایا تو میرا
بھی نام جہاں آرا نہیں۔

جہاں آرا چہرے پر دھمکی
دینے والے انداز میں
ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتے ہوئے اُٹھ کر کچن سے باہر نکل جاتی ہے۔
کاکو چائے کا کپ ہاتھ میں پکڑے کا پکڑے رہ جاتا ہے۔

// Cut //

منظر:20

وقت	دن
جگہ	فٹ پاتھ
کردار	ماجو، فال والا

فٹ پاتھ پر ایک فال والا اپنا طوطا لئے بیٹھا ہے۔ ماجو اُس طوطے والے کے پاس بیٹھا ہے۔
طوطا سامنے پڑے لفافوں سے ایک لفافہ اُٹھا کر فال والے ہاتھ میں دیتا ہے۔ ماجو کہتا ہے۔

ماجو: ہاں کیا کہتا ہے تیرا طوطا آج؟

کارڈ پڑھتے ہوئے — فال والا: تیرے دن پھرنے والے ہیں ماجو

کسی دلچسپی کے بغیر — ماجو: اچھا؟

فال والا: آج کا دن بڑا مبارک ثابت ہونے والا ہے تیرے لئے۔

ماجو: سال کے 365دنوں میں سے ایک دن کے

مبارک ہونے سے کیا
ہوتا ہے؟ ..... کچھ اور بتا

فال والا: آج تو کسی تختی سے
ٹکرائے گا

ماجو: ٹکرا چکا صبح سویرے
......اُس کی گاڑی
کیچڑ کا لیپ کر کے گئی
میرے منہ پر سب
............دن پھرنے
والے ہیں.....تختی سے
ٹکرائے گا..... یہ ہے
میری قسمت کا حال۔

ناراضگی کے عالم میں
بڑبڑاتے ہوئے اُٹھ
کھڑا ہوتا ہے اور اپنا
تیل کی بوتلوں والا سٹینڈ
بھی اُٹھا لیتا ہے۔ فال والا دوبارہ کارڈ لفافے کے اندر ڈال کر رکھ رہا ہے۔

// Cut //

منظر:21

وقت	:	دن
جگہ	:	چھت
کردار	:	نوشی

نوشی چھوٹی سی چھت پر ایک ڈائجسٹ ہاتھ میں لئے دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھا ہے۔ وہ ڈائجسٹ پڑھنے کے ساتھ ساتھ وقفے وقفے سے چھت پر کچھ دور دانہ چگتے کبوتروں کے سامنے اپنے پاس پیالے میں پڑا دانہ بھی پھینک رہا ہے۔ تبھی نیچے سے گرو کی آواز آتی ہے۔

گرو: نوشی ......اے نوشی......
کم بخت نیچے آئے گی
یا میں اوپر آؤں......
نوشی......اے نوشی
مرگئی کیا؟

نوشی ڈائجسٹ بند کر کے ڈھیلے انداز میں گہرا سانس لیتے ہوئے اُٹھ کھڑا ہوتا ہے۔

// Cut //

منظر:22

وقت : دن
جگہ : نوشی کا گھر
کردار : نوشی، گرو

گرو ایک چارپائی پر تکیے کا سہارا لئے ہوئے نیم دراز ہے نوشی اندر آتا ہے۔ گرو غصے میں کہتا ہے۔

گرو: کہاں مر گئی تھی ... آوازیں دے دے کر حلق خشک ہو گیا میرا۔

نوشی: کبوتروں کو دانہ ڈال رہی تھی

گرو: کبوتروں کی اتنی خدمت نہ کر..... گرو کی خدمت کر کے دعائیں لے میری ..... تاکہ تیری زندگی سنور جائے ... چل پانی پلا مجھے۔

نوشی: زندگی ہوگی تو سنورے گی۔

بڑبڑاتے ہوئے باہر جاتا ہے۔

گرو: اس کا بھی دماغ ہی

خراب ہو گیا ہے

اسے زویا تو کیوں مر گئی

نوشی دوبارہ پانی کا گلاس لے کر اندر آتا ہے اور گرو کو دیتا ہے گرو پانی پکڑتے ہوئے کہتا ہے۔

گرو: چل ٹانگیں دبا میری

نوشی چارپائی پر بیٹھ کر گرو کی ٹانگیں گود میں رکھتا ہے اور انہیں دبانے لگتا ہے۔

گرو پانی پینے کے بعد گلاس نیچے فرش پر رکھتا ہے۔

پھر نوشی سے کہتا ہے۔

گرو: اور کتنے دن سوگ چلے
گا تیرا ...... زویا تو مر
گئی اور بس گئی اب تو
کتنے دن یہ روتی صورت
لے کر پھرے گی۔

نوشی: کیا سوگ گرو جی.
مجھ جیسی کا کیا سوگ ......
میرا تو بس کلیجہ منہ کو
آتا ہے جب میں سوچتی
ہوں کہ ظالموں نے کتنی بے
رحمی سے اُسے مار کر سڑک
پر پھینکا تھا ...... ارے اس
بے چاری نے کسی کا کیا بگاڑا تھا۔

گرو: پر اب تو اُس کے لئے کتنے
دن ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے
گی ایسے نہیں گزرتی
زندگی میری جان ...... اے
زویا میری بچی تھی مجھے

دکھ نہیں ہے کیا اُس کا
... مگر کیا کریں ..... یہاں
تو اتنے بڑے بڑے لوگ دن
دیہاڑے قتل ہو جاتے
ہیں اور کوئی پکڑنے والا نہیں
ہوتا پھر ایک ہیجڑے کی
موت پر کون سا طوفان آئے گا۔

نوشی: آج زویا ماری گئی کل
میں پھر.....

(بات کاٹ کر)
گرو: ارے میری بچی کیوں سوچتی
ہے ایسے ..... ارے کام میں دل
لگا ..... کچھ نہیں ہو گا تجھے ..... گرو
کی دعا ہے تیرے ساتھ۔

نوشی: تو کیا زویا کے ساتھ تمہاری
دعا نہیں تھی؟

(گرو ناراضگی سے ایک ٹانگ اُسے دے مارتا ہے۔)

گرو: ارے گرو سے سوال کرتی ہے
..... گرو کو طعنہ دیتی ہے۔

نوشی: غلطی ہو گئی گرو جی۔

(چارپائی سے اُٹھتے ہوئے)
گرو: کام پر جانا شروع کر دیوں
گھر بٹھا کر گرو تجھے کہاں
سے کھلائے گا تو بیوی ہے
میری کیا؟

// Cut //

منظر:23

وقت	دن
جگہ	پائل کا کوٹھا
کردار	پائل، اُستاد جی، جہاں آرا

پائل فرش پر جہاں آرا اور اُستاد جی کے سامنے دوپٹہ کمر سے باندھے ڈانس کی پریکٹس کر رہی ہے وہ پاؤں میں گھنگھرو باندھے ہوئے ہے۔

اُستاد جی طبلہ بجا رہا ہے وہ ایک ادھیڑ عمر آدمی ہے اور پان چبا رہا ہے۔ جہاں آرا بھی پان چبا رہی ہے اور اُستاد جی کے پاس بیٹھی تکیے سے ٹیک لگائے اپنے گھٹنے پر ہاتھ سے طبلے کی تال کے ساتھ تال دے رہی ہے۔

وہ اس وقت پائل کو ناراضگی سے دیکھ رہی ہے۔ جو اُس کی مرضی کے مطابق ناچ نہیں پا رہی۔

جہاں آرا غصے میں کہتی ہے۔

جہاں آرا: ایڑھی پہلے..... کم بخت
..... ایڑھی پہلے .....
گھنگھروؤں کی آواز طبلے
کی آواز میں دبنی نہیں
چاہیے ..... لوگ یہاں

طبلہ سنتے نہیں ہے
وہ سنا ہوتو استاد
تو گھر ہوا لیا کریں
کندھے سیدھے کر... جسم میں
لوچ لا... یوں مردوں کی
طرح مت ناچ

پائل اُس کی ہدایات کے مطابق رقص کے انداز میں تبدیلیاں لاتی ہے مگر اُس کے چہرے پر بیزاری صاف نمایاں ہے۔ مگر اُس کے پاؤں کی حرکت اب بہتر ہوگئی ہے جہاں آرا اب کچھ مطمئن نظر آ رہی ہے مگر اُس کی نظریں اب بھی بڑی باریک بینی سے پائل کے پیروں کی حرکت پر جمی ہے۔ وہ انہیں دیکھتے دیکھتے گہری آہ بھرتی ہے اور اُستاد جی سے کہتی ہے۔

جہاں آرا: یہاں گوریا ہوتی تو
اس تال پر اس ہال
میں آگ لگا دیتی۔

اُستاد جی سر ہلاتے ہوئے کہتا ہے۔

اُستاد جی: بے شک... بے شک
جہاں آرا: یوں بجلی کی طرح تھرکتے
تھے اُس کے پیر......
کہ پل میں یہاں ہوتی
......تو پل میں وہاں
......آپ کو یاد
ہے اُستاد جی پہلی فلم
میں پہلے ڈانس کے
پہلے ہی منظر پر کیا
Clap ملی تھی اُسے سینما میں......

...... وہ ناچتی نہیں نچوا دیتی
تھی مردوں کو

بات کرتے کرتے گہری
آہ بھرتی ہے۔
پائل اُس کی
باتیں سنتے ہوئے
تھرکتی رہتی ہے
اُستاد جی کہتا ہے

اُستاد جی: یہ بھی اچھی ہے بی جان
...اور اچھی ہو جائے
گی کچھ وقت گزرتے ہی
...رقص محنت مانگتا
ہے...... ریاض مانگتا ہے۔

بات کاٹ کر

جہاں آرا: نہ اُستاد جی گوریا کے
برابر تو اس کوٹھے کی
کوئی لڑکی کھڑی نہیں ہو
سکتی...... وہ تو سیکھی
سکھائی تھی...... پانچ
سال کی عمر میں گھنگھرو
باندھ کر یوں پیر مارتی
تھی کہ کوٹھا نہیں دل
ہلا دیتی تھی...... اور

اُستاد سے بات کرتے
کرتے یک دم پائل سے
تقریباً چلاتے ہوئے
غصے میں کہتی ہے۔

ایک یہ ہے...... کمر
میں لوچ لا کمینی......
ادائیں دیکھنے آتے ہیں مرد
یہاں...... ورنہ صرف عورت

اور سامنے پڑا

گلدان پائل کے
پیروں پر دے مارتی
ہے۔ پائل پھرتی سے
خود کو بچاتی ہے۔

چاہیے ہو تو گھروں میں
بیویاں نہیں ہیں کیا۔

اور ناراضگی کے ساتھ مگر اس بار دماغ کو کچھ زیادہ حاضر رکھتے ہوئے جسم میں لچک لاتے ہوئے دوبارہ رقص شروع کرتی ہے۔

جہاں آرا اسے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ پر تالی بجاتے ہوئے طبلے کے ساتھ تال دے رہی ہے اور پائل کے پیروں پر نظریں جمائے ہوئے ہے۔

// Cut //

منظر:24

وقت	دن
جگہ	نوشی کا کمرہ
کردار	نوشی

نوشی اپنے کمرے میں چارپائی پر جیولری کا ایک ڈبہ لے کر بیٹھا ہے۔ وہ چارپائی پر چوکڑی مارے بیٹھا ہے۔ سامنے سرہانے پر ایک شیشہ دھرا ہوا ہے۔

نوشی جیولری کے ڈبے میں ہاتھ مارتے ہوئے رنگ برنگی سستی جیولری کو باری باری ہاتھ پر رکھ کر دیکھتا ہے یوں جیسے وہ یہ طے نہ کر پا رہا ہو کہ اسے کون سی جیولری پہننی ہے۔

پھر یک دم وہ جیولری چھوڑ کر بستر پر پڑی فاؤنڈیشن کی بوتل سے فاؤنڈیشن نکال کر ہاتھوں پر مل کر چہرے پر رگڑنے لگتا ہے۔ وہ ساتھ ساتھ آئینے میں اپنا عکس بھی دیکھ رہا ہے۔

آدھے چہرے پر بے ڈھنگے طریقے سے فاؤنڈیشن لگا کر وہ ہونٹوں پر لپ اسٹک لگانے لگتا ہے۔ مگر اُس کا ذہن کہیں اور اُلجھا ہوا ہے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے اُس کا دل اس کام میں نہیں لگ رہا۔

یک دم وہ لپ اسٹک پھینکنے والے انداز میں چارپائی پر پڑے ڈبے میں پھینکتا ہے اور پھر اُٹھ کر کھڑا ہو جاتا ہے۔

// Cut //

منظر:25

وقت :	دن
جگہ :	سڑک
کردار	ماجو، ڈرائیور، ڈبہ پھینکنے والا بچہ

ماجو سڑک کے کنارے ایک فٹ پاتھ پر بیٹھا ہے۔ وہ سڑک پر گزرنے والی رنگ برنگی گاڑیوں کو دیکھ رہا ہے۔ گاڑیوں کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھے بعض لوگ فاسٹ فوڈ کھا رہے ہیں۔

ماجو پاس سے گزرتی گاڑیوں میں بیٹھے لوگوں کی جھلک دیکھتا ہے پھر اپنا تیل سے چپڑا ہوا سر کھجاتا ہے۔

اس کے پاس سڑک سے گزرنے والی ایک گاڑی کی کھڑکی سے ایک بچہ سوفٹ ڈرنک کا سڑا والا ایک بند گلاس اور برگر کا ایک ڈبہ باہر پھینکتا ہے۔

ماجو کچھ دیر اپنی جگہ پر بیٹھے کچھ فاصلے پر گری ان دونوں چیزوں کو دیکھتا رہتا ہے۔ پھر اپنے دائیں بائیں دیکھتا ہے۔ اپنے سر کو ایک بار پھر کھجاتا ہے۔

پھر اُٹھ کر فٹ پاتھ کے قریب پڑے اُس گلاس کے پاس جاتا ہے اور سڑا منہ میں لئے ہوئے اندر موجود تھوڑی بہت سوفٹ ڈرنک پینے کی کوشش کرتا ہے۔

اس میں ناکام رہنے کے بعد وہ ہاتھ سے ٹٹولتے ہوئے گلاس کا ڈھکن اُتار دیتا ہے اور پھر گلاس کو ٹیڑھا کر کے سڑا کے ساتھ اس طرح اکٹھی ہونے والی سوفٹ ڈرنک کو پیتا

ہے پھر برگر کا ڈبہ اُٹھا کر کھولتا ہے۔

اندر چند ہڈیاں اور کیچپ کے چند کھلے ہوئے پیکٹ اور نیپکن ہیں۔

ماجو ان ہڈیوں کو منہ میں ڈالتے ہوئے اُن پر لگا ہوا بچا کھچا مواد کھانے کی کوشش کرتا ہے۔ ساتھ ساتھ وہ کیچپ کے کھلے ہوئے پیکٹ کو چوستا ہے۔ اور نیپکن کو اُٹھا کر اپنی جیب میں رکھ لیتا ہے۔

پھر دوبارہ وہ ہڈیوں کو چوسنے میں مصروف ہو جاتا ہے۔

منظر:26

وقت	دن
جگہ	پائل کا کمرہ
کردار	چاندنی، پائل

چاندنی بیڈ پر بیٹھی اپنے پیروں کے ناخن پر نیل پالش لگا رہی ہے سرخ رنگ کی ...... کیمرہ اس کے خوبصورت پیروں کو فوکس کرتا ہے۔

تبھی پائل اندر داخل ہوتی ہے۔ وہ کچھ ناراضگی سے چاندنی کو دیکھتی ہے جو خود بھی بڑے طنزیہ انداز میں پائل کو دیکھتی ہے۔

پائل ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے جا کر کھڑی ہوتی ہے اور ایک سرخ لپ اسٹک اٹھا کر اپنے ہونٹوں پر لگاتی ہے۔

چاندنی نیل پالش لگاتے ہوئے انکھیوں سے اُسے دیکھتی ہے۔

پائل الماری کی طرف جاتی ہے اور اُسے کھول کر اندر سے ایک سیاہ چادر نکالتی ہے اور اوڑھنے لگتی ہے۔ تبھی چاندنی کے موبائل پر کال آنے لگتی ہے۔

وہ بیڈ پر پڑا موبائل اُٹھا کر بڑے انداز سے کہتی ہے

چاندنی: ہائے جان ...... کیسے ہو؟
...... میں تمہارے ہی
بارے میں سوچ رہی تھی

بلکہ ابھی تمہاری تصویر
دیکھ رہی تھی ......

پائل اُس کے اس جملے
پر نفرت بھری نظر
سے چاندنی کو دیکھتی
ہے۔ چاندنی بھی
اُسے دیکھتی ہے مگر
اُس کے ہونٹوں
پر مسکراہٹ ہے اور
وہ بات جاری رکھتی
ہے۔ پائل اب جوتا
بدل رہی ہے۔

تم سے ...... کیا
ہوا؟ ...... تمہاری بیوی
بھی پاگل ہے ...... چھوڑو
جانے دو اسے ...... تم
کیوں پریشان ہوتے ہو
ڈارلنگ ...... میں
ہاں ...... ہاں کیوں نہیں چلوں
گی ...... تم ملو مجھ سے میں
بس تیار ہوتی ہوں
...... ہاں ایک گھنٹہ میں
لے لینا مجھے ...... ہائے
I love you too.

قہقہہ لگا کر ہنستی ہے
پھر کہتی ہے اور فون
رکھتی ہے۔

پائل تب تک جوتا پہن کر کمرے سے نکل جاتی ہے چاندنی کچھ پر سوچ انداز میں نیل پالش کی بوتل کو اوپر نیچے ہلاتے ہوئے جاتی ہوئی پائل کو دیکھتی ہے۔

// Cut //

منظر:27

وقت : دن
جگہ : پارک
کردار : ماجو، پولیس والا

ایک پولیس والا پارک میں ایک درخت کے نیچے لکڑی کی بینچ پر بیٹھا ہے۔
ماجو اُس کے عقب میں بنچ کی دوسری طرف کھڑا اُس کے بالوں میں تیل کی مالش کر رہا ہے۔
پولیس والے کی آنکھیں بند ہیں۔ کچھ دیر بعد وہ ماجو سے اسی طرح آنکھیں موندے کہتا ہے۔

پولیس والا: چل اب میرے پیروں کی بھی مالش کر۔

ماجو کچھ کہے بغیر تیل کی بوتل اُٹھا کر پولیس والے کے سامنے آ کر زمین پر بیٹھ جاتا ہے اور اُس کے بوٹ اور جرابیں اُتار

گرانس کے پاؤں
گود میں رکھتا ہے
اور انہیں تیل لگاتے
ہوئے ان کی مالش
شروع کرتا ہے۔
پولیس والا بڑے
آرام سے پاؤں
پسارے بیٹھا ہے پھر
یک دم وہ گھڑی
دیکھتے ہوئے جیسے بڑبڑاتا
ہے۔

پولیس والا: مجھے تو تھانے پہنچنا ہے
..... دیر ہو گئی..... چل
جلدی جرابیں چڑھا
اور جوتے پہنا

ماجو: جی اچھا

تابعداری سے جرابیں چڑھا کر بوٹ پہناتا ہے۔ پولیس والا اتنی دیر میں جیب سے ایک کنگھی نکال کر اپنے بال سنوارتا ہے اور جھک کر ماجو کے کندھے پر رکھے کپڑے سے ہاتھ صاف کرتا ہے اور پھر ٹوپی بیلٹ میں اڑس لیتا ہے۔ ماجو تب تک جوتے پہنا چکا ہے۔ پولیس والا اٹھ کر کھڑا ہوتا ہے اور جانے لگتا ہے جب ماجو اسے آواز دے کر روکتے ہوئے اٹھتا ہے۔

ماجو: صاحب میرے پیسے

پولیس والا درشتی سے
مڑ کر کہتا ہے۔

پولیس والا: کیسے پیسے حرامزادے
تو نے وردی نہیں دیکھی
کہ پیسے مانگ رہا ہے

۔۔آج کی رات کیا
تھانے گزارنے کا ارادہ
ہے؟

پلٹ کر جاتا ہے۔

ماجو کے چہرے پر غصے اور بے بسی کے تاثرات ہیں وہ اسی طرح کھڑا پولیس والے کو دور جاتے دیکھتا رہتا ہے۔

جب پولیس والا کافی دور چلا جاتا ہے تو وہ اسے کچھ بلند آواز میں گالی دیتا ہے اور زمین پر تھوکتا ہے۔ پھر غصے میں تیل کی بوتلیں سٹینڈ میں رکھتے ہوئے بڑبڑاتا ہے۔

ماجو: تو حرام زادہ تیرا باپ
..... تیرا سارا خاندان
....
....
تخی آج مجھ سے ٹکرائے
گا ..... یہ تھا تخی ....
....

// Cut //

منظر:28

وقت	:	دن
جگہ		ٹرکوں کا اڈہ
کردار		نوشی، گلابو

نوشی ہاتھ میں ایک شاپر پکڑے سڑکوں کے ایک اڈے پر ٹرکوں کے نیچے جھانکتا پھر رہا ہے پھر ایک ٹرک کے نیچے جھانکتے ہی وہ رک جاتا ہے اور پنجوں کے بل بیٹھ کر آواز دیتے ہوئے ٹرک کے نیچے سوئے گلابو کو کندھے سے جھنجھوڑتے ہوئے کہتا ہے۔

نوشی: گلابو..... اے گلابو

گلابو

کسمساتے ہوئے آنکھیں کھول کر اور پھر جھنجلاتے ہوئے اُٹھ کر ٹرک کے نیچے سے نکلتا ہے اور کچھ مزید کہے بغیر نوشی کے ہاتھ سے شاپر تقریباً چھینتے ہوئے اُس کے اندر سے سوفٹ ڈرنک کی ایک ڈسپوزیبل

کون کم بخت ہے؟

.....تو پھر آ گئی۔

بوتل کھول کر پینے لگتا ہے۔ نوشی پاس بیٹھ اسے دیکھتا رہتا ہے۔

نوشی: کیسی ہے تو؟

چپس کا پیکٹ کھولتے ہوئے

گلابو: اب بہت اچھی ہوں ... کام پر جانا شروع کیا تو نے؟

مدھم انداز میں

نوشی: نہیں۔

مذاق اڑانے والے انداز میں

گلابو: زویا کا ماتم ابھی بھی چل رہا ہے؟

نوشی: بس میرے دماغ سے نہیں جاتی وہ۔

گلابو: دماغ کب سے ہونے لگا تیرا... جب میں تم لوگوں کے ساتھ رہتی تھی تب تو نہیں ہوتا تھا

کھلکھلا کر ہنستے ہوئے
نوشی چپ رہتا ہے

....

ہیجڑوں کی آنکھیں ہوتی ہیں کان ہوتے ہیں چہرہ ہوتا ہے ناکمل جسم بھی ہوتا ہے... مگر دماغ نہیں ہوتا ہمارا... نہ دل ہوتا ہے نہ دماغ۔

نوشی: میں بھی ساری عمر یہی سمجھتی رہی ۔ پر زویا کی موت

کے بعد پتہ چلا کہ میرا دل
بھی ہے اور دماغ بھی۔

مسکراتے ہوئے

گلابو: دو سال پہلے جب میں
نے اُس اخبار والی کو
انٹرویو دیا تھا اُس دن سے
میں مجھے بھی یہی بیماری ہوئی
تھی دل اور دماغ والی
...... پر اس انٹرویو کے بعد
گرو نے دھکے دے کر مجھے
گھر سے نکالا اور سب
نے میرا بائیکاٹ کر دیا
تو میں نے دل اور دماغ
دونوں کو نکال دیا
...... اور دیکھ ٹھاٹ سے
جی رہی ہوں۔

نوشی اُس کے گندے
کپڑوں اور آس
پاس کی گندگی کو
دیکھتا ہے۔ گلابو
اُس کی نظروں
کا تعاقب کرتے ہوئے ہنس پڑتا
ہے۔ پھر چپس کا لفافہ دور
پھینکتے ہوئے سوفٹ ڈرنک
حلق میں انڈیلتا ہے اور
ساتھ ہی نوشی کے سامنے
ہاتھ پھیلاتا ہے۔

گلابو: سگریٹ

نوشی بیہ سگریٹ

سلگا کر اسے دیتا ہے
پھر دوسرا سگریٹ سلگا
کر اپنے ہونٹوں سے
لگاتے ہوئے کش لگاتا
ہے۔ گلابو بھی کش لیتے
ہوئے کہتی ہے۔

گلابو: تیرے بڑے احسان ہیں مجھ
پر نوشی سچ میں
اگر تو نہ ہوتی تو میں
تو دو سال میں کب
کی بھوکوں مر گئی ہوتی۔
تیرا بڑا احسان ہے مجھ
پر۔

کش لیتے ہوئے
نوشی: پھر آج تیرا احسان لینے
آئی ہوں میں۔

چونک کر
گلابو: کیا مطلب؟

نوشی: گرو کے علاوہ صرف تو
ہے جو جانتی ہے کہ مجھے
کہاں سے لائے تھے تم
لوگ گرو مجھے نہیں
بتائے گا مگر تو تو بتا
سکتی ہے تجھ پر تو بڑے
احسان ہیں میرے۔

گلابو: کیا کرے گی جان کر؟

سگریٹ بے چین انداز
میں دور پھینکتے ہوئے۔
نوشی: میرے کو واپس جانا
ہے گلابو اپنے خاندان

والوں کے پاس ...... اپنے
گھر ... میں زویا کی
طرح کسی رات کسی سڑک پر لاش
کی صورت میں پھینکا جانا نہیں چاہتی۔

(تمسخر اڑاتے ہوئے)
گلابو: خاندان ... گھر ... مرد کا ہوتا
ہے ... یا عورت کا ... ہیجڑے
کا نہیں ہوتا۔

نوشی: خون کا رشتہ ٹوٹ نہیں سکتا ......

(ترکی بہ ترکی)
گلابو: ہیجڑے سے کوئی خون کا رشتہ
نہیں رکھتا

(لجاجت سے)
نوشی: جو بھی ہو گلابو ...... ایک بار
مجھے اپنی قسمت آزما لینے دے
مجھے جانے دے اپنے گھر
ہوسکتا ہے رکھ لیں مجھے وہ
...... ہاتھ پکڑ لیں ...... دامن
میں چھپا لیں واپس ہی
نہ آنے دیں۔

(حسرت بھرے انداز میں
آنکھوں میں آنسو
بھرائی آواز میں)
گلابو: دو کمروں کے ایک گھر میں
جہاں چودہ لوگ دن رات
پیٹ کا دوزخ بھرنے اور تن
کو ڈھانپنے کے لئے جدوجہد
کرتے ہوں وہاں تیرا ہاتھ
پکڑنے کے لیے کون اٹھے
گا۔ پتہ نہیں تیرے لئے کوئی
رویا بھی ہوگا یا پھر گھر میں

جگہ خالی ہو جانے پر

نوشی بات کاٹ کر کہتا ہے۔

نوشی: یہ سب مت کہو گلابو ایک بار مجھے جانے دے مجھے سب سے چہرے، مجھے دیکھ لینے دے ... دیکھ میں تو گڑگڑا رہی اور تم سے کوئی گلہ بھی نہیں کر رہی کہ تم لوگوں نے مجھے اس طرح اٹھالیا میں تو

ہاتھ جوڑتے ہوئے

بس یہی مانگ رہی ہوں کہ ایک بار مجھے اپنے گھر جانے دے وہاں جہاں میں پیدا ہوئی تھی ... یا پھر پیدا ہوا تھا۔

مدھم آواز میں

گلابو: اور اگر کسی نے تیرا ہاتھ نہ پکڑا تو ......

نوشی اُس کی بات پر چپ چاپ پلکیں جھپکائے اُسے دیکھتا رہتا ہے پھر یک دم ایک اور سگریٹ سلگا کر اُس سے کہتا ہے۔

نوشی: لے سگریٹ پی

Cut :

منظر:29

وقت دن

جگہ مزار

کردار پائل، اسلم

پائل مزار کی طرف بڑھ رہی ہے۔ کاکو اُس کے پیچھے چل رہا ہے۔ اسلم چائے خانے سے باہر نکلتا ہے۔ اسے پائل کو دور سے ہی نظر آ جاتا ہے۔ وہ بھی پائل کو دیکھ لیتا ہے۔

پائل کے قریب پہنچ کر دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکراتے ہیں پھر اسلم پائل کو لے کر چائے خانے کے اندر چلا جاتا ہے۔ کاکو باہر ہی ایک تھڑے پر بیٹھ جاتا ہے۔

// Cut //

منظر:30

وقت	دن
جگہ	گلی
کردار	نوشی، آدمی، عورت

نوشی مردانہ شلوار قمیض میں ملبوس ہے اور اُس کا چہرہ میک اپ سے پاک ہے مگر اس کے باوجود اُس کی چال ڈھال اور انداز سے صاف پتہ چل رہا ہے کہ وہ ایک ہیجڑہ ہے۔ وہ ایک تنگ گلی میں دروازوں پر نمبر اور نام پڑھتے ہوئے گزر رہا ہے۔
وہ عجیب سی مسرت اور خوشی کا شکار ہو رہا ہے۔
تبھی وہ ایک گزرنے والے آدمی سے
پوچھتا ہے۔

نوشی: میاں والنت حسین کا گھر کہاں ہے؟

آدمی اُس کی آواز پر اُسے غور سے اوپر سے نیچے تک دیکھتا ہے پھر اُس کے لبوں پر ایک مسکراہٹ آتی ہے اور وہ گلی کے ایک دروازے کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے۔

آدمی: وہ سامنے والا گھر ہے۔

نوشی اُس کی مسکراہٹ سے کچھ نروس ہو جاتا ہے یوں جیسے اُس کی چوری پکڑی گئی ہو۔ پھر اپنا لباس ٹھیک کرتے ہوئے مردوں کی طرح چلنے کی کوشش کرتے آگے بڑھتا ہے اور اُس دروازے کی

پر جا کر دستک دیتا ہے۔
یک دم ہی وہ بہت زیادہ نروس اور پریشان نظر آنے لگتا ہے۔ وہ اپنے ہونٹ
بھینچتا اور کاٹتا ہے۔
تبھی اندر سے کسی عورت کی آواز آتی
ہے۔

عورت: کون؟

نروس ہو کر گلا صاف
کرتے ہوئے کہتا ہے۔

نوشی: میاں واثق حسین
گھر پر ہیں؟

کچھ دیر بعد دروازہ کھلتا ہے اور عورت گردن نکال کر منہ سے بغیر کچھ کہے پوچھتی ہے۔
نوشی دوبارہ
کہتا ہے۔

نوشی: مجھے میاں واثق
حسین سے ملنا ہے۔

عورت کے لبوں پر مسکراہٹ
آتی ہے اور وہ دروازہ
کھول کر کہتی ہے۔

عورت: آؤ اندر آ جاؤ
تم نوشی بھی۔

عورت مڑ کر اندر جاتے
ہوئے دروازہ کھول دیتی
ہے۔
پھر خود چلی جاتی ہے۔ نوشی کچھ گھبرائے اور الجھے ہوئے انداز میں چوکھٹ پر کھڑا کچھ سوچ
کر قدم اندر دھرتا ہے۔

// Cut //

منظر:31

وقت	دن
جگہ	چائے خانہ
کردار	اسلم، پائل

اسلم اور پائل فیملی کیبن میں داخل ہو کر بیٹھتے ہیں۔ پائل اپنی چادر سر سے اُتارتی ہے۔
اسلم اٹھتے ہوئے کہتا ہے۔

اسلم: میں ایک منٹ میں آتا ہوں۔

وہ پردہ ہٹا کر باہر نکل جاتا ہے۔ جبکہ پائل میز پر پڑے ایک کارڈ سے خود کو پنکھا جھلنے لگتی ہے۔ تبھی اسلم دوبارہ اندر آتا ہے اُس کے ہاتھ میں سوفٹ ڈرنک کی دو بوتلیں ہیں وہ انہیں میز پر رکھتے ہوئے پائل کے پاس بیٹھ جاتا ہے۔

اسلم: میں چائے والے کو کہہ آیا ہوں کہ کاکو کو بھی چائے پلا دے۔ تم پیئو بہت گرمی ہے۔

پائل ایک بوتل اُٹھاتے

ہوئے سرا منہ سے لگاتے
ہوئے کہتی ہے۔ پائل یہ اچھا کیا تم نے
ن دیا بس وا[illegible]
ہوتی ہے جس پر
میں آنکھیں بند کر کے
اعتبار کر سکتی ہوں۔

پائل ایک سپ لیتی ہے پھر بڑی نزاکت سے ٹشو کے ساتھ اپنے اوپر والے ہونٹ سے ابھی
نمودار ہونے والے پسینے کے قطرے صاف کرتی ہے۔ اسلم بھی بوتل سے چند
گھونٹ لیتے ہوئے کہتا ہے۔ اسلم آج پھر کچھ ہوا کیا؟

پائل کون سا دن جاتا ہے
جب کچھ نہیں ہوتا
میں برداشت نہیں کر
سکتی۔ میرے سامنے
والی تمہیں ذرا جلا کے
اور وہ بھی میری اپنی
ماں [illegible]
اور نوکی تمہیں [illegible]
[illegible]
تھے وہ اب میری ماں۔

لفظ سالی لیتے اسلم صرف تمہاری ماں کے
ہوئے [illegible]
پل جانے [illegible] اپنی ماں اور تم نہیں بھی
بتے پیچھے [illegible] جاتی تمہیں اسی طرح کا [illegible]
ہے دیتی ہیں جہاں

آنے سے پہلے میں اپنی
ماں سے لڑ کے آیا ہوں
وہ کہہ رہی تھی کہ ایک
بازاری عورت اُس کے
مرنے کے بعد ہی میری بیوی
بن کر اس گھر میں آئے
گی۔

پائل کی آنکھوں میں اُس کی
بات پر آنسو آ جاتے ہیں۔

پائل میں جانتی تھی یہی ہوگا
تم اسی طرح مجھے بیچ منجدھار
میں چھوڑ کر چلے جاؤ گے
میں نے آنکھیں بند
کر کے تم سے محبت کی تم
پر اعتبار کیا اور تمہارے پاس مجھے
بتانے کے لئے صرف یہی ہے۔
تمہاری ماں ایک بازاری عورت
کو اپنی بہو کے طور پر کبھی قبول
نہیں کرے گی۔

وہ یک دم پھوٹ پھوٹ
کر رونے لگتی ہے۔
اسلم گھبرا کر اُس
کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے۔

اسلم میں نے یہ سب کہہ کر تمہیں
ماں کے کہنے پر چھوڑ دوں
گا … رونا بند کرو پائل
میں تم سے اتنی ہی محبت

کرتا ہوں جتنی تم مجھ سے
پھر تمہیں اعتبار کیوں نہیں ہے
کہ میں تم سے شادی نہیں کروں
گا۔

پائل: پر کب ....؟ .... کب تک میں یہی سنوں گی کہ .... (روتے ہوئے)

اسلم: تم چاہو تو ہم آج رات ہی شادی کر لیتے ہیں (بات کاٹ کر)

(پائل یک دم رونا بھول کر بے یقینی سے اُسے دیکھتی ہے۔)

پائل: آج رات؟

اسلم: ہاں .... اگر میرے گھر والے میری بات پر رضامند نہیں ہوتے تو مجھے پرواہ نہیں ہے ہم دونوں یہ شہر چھوڑ کر لاہور چلے جاتے ہیں .... وہاں میرا ایک دوست فلم انڈسٹری میں کام کرتا ہے میں اُس سے کہہ کر وہاں کوئی کام ڈھونڈ لوں گا مگر تم یہ سوچ لو۔ میں تمہیں وہ سب تو نہیں دے سکتا جو اب تمہارے پاس ہے اگر تم آسائشوں کے بغیر رہ سکتی ہو

تو...

بات کاٹ کر — پائل: میں رہ سکتی ہوں اور رہ لوں گی ..... میں تمہارے ساتھ ہر جگہ رہ لوں گی۔

اسلم: ٹھیک ہے پھر میں رات کو ایک بجے اپنے ویسپا پر تمہارے گھر کی سڑک پر آؤں گا۔تم کاکو سے کہنا کہ وہ سڑک دیکھتا رہے جیسے ہی میں وہاں آؤں وہ تمہیں اطلاع دے اور تم اپنا بیگ لے کر باہر آ جانا ہم وہاں سے سیدھے اسٹیشن جائیں گے اور اگلے دن لاہور پہنچ جائیں گے۔

پائل کپکپاتے ہونٹوں سے سر ہلاتے ہوئے اُس کی باتیں سنتی رہتی ہے۔اُس کی آنکھوں میں ابھی بھی آنسو مگر ہونٹوں پر مسکراہٹ ہے۔

// Cut //

منظر:33

وقت : دن
جگہ : ولائت حسین کا صحن
کردار : نوشی، عورت، ولائت حسین، مرد

نوشی گھر کے چھوٹے صحن میں داخل ہوتا ہے اور رک جاتا ہے۔ صحن میں کوئی نہیں۔ اندر کمروں میں ہلچل نظر آ رہی ہے اس سے پہلے کہ وہ قدم بڑھائے اندر سے وہی عورت گود میں چند دن کا ایک بچہ لا کر نوشی کے بازوؤں میں پکڑا دیتی ہے۔

عورت: میاں ولائت حسین کا پہلا پوتا ہے یہ اس سے پہلے اُن کے سارے بیٹوں کے ہاں لڑکیاں ہی ہوتی رہیں ..... لو اب ناچو اسے لے کر۔

نوشی بچہ پکڑ کر شاکڈ انداز میں عورت کو دیکھتا ہے پھر اٹھتے ہوئے کچھ کہنے کی کوشش کرتا ہے۔

نوشی: گھر میں ..... میں

منظر:33

وقت : دن
جگہ : ولائت حسین کا صحن
کردار : نوشی، عورت، ولائت حسین، مرد

نوشی گھر کے چھوٹے صحن میں داخل ہوتا ہے اور رک جاتا ہے۔ صحن میں کوئی نہیں۔ اندر کمروں میں ہلچل نظر آ رہی ہے اس سے پہلے کہ وہ قدم بڑھائے اندر سے وہی عورت گود میں چند دن کا ایک بچہ لا کر نوشی کے بازوؤں میں پکڑا دیتی ہے۔

عورت: میاں ولائت حسین کا پہلا پوتا ہے یہ اس سے پہلے اُن کے سارے بیٹوں کے ہاں لڑکیاں ہی ہوتی رہیں... لو اب ناچو اسے لے کر۔

نوشی بچہ پکڑ کر شاکڈ انداز میں عورت کو دیکھتا ہے پھر اٹھتے ہوئے کچھ کہنے کی کوشش کرتا ہے۔

نوشی: گھر میں... میں

منظر:32

وقت	:	دن
جگہ	:	فٹ پاتھ
کردار	:	ماجو،لڑکا

ماجو فٹ پاتھ پر بیٹھے ہوئے اسی صبح کیچڑ اُڑانے والی گاڑی کو ایک بار پھر سڑک پر تیزی سے بھاگتے دیکھتا ہے۔ گاڑی ایک ٹین ایجر چلا رہا ہے اور اُس نے گلاسز لگائے ہوئے ہیں۔ گاڑی ماجو کے پاس سے گزرتی ہے تو اس کے اندر سے تیز انگلش میوزک کی آواز آتی ہے۔

ماجو اُس گاڑی کا دور تک تعاقب کرتا ہے۔ اُس کی آنکھوں میں رشک ہے۔

پھر وہ اپنی جیب سے اخبار کے کچھ تراشے نکالتا ہے جو مڑے تڑے ہیں۔

اخبار کے اُس پہلے تراشے پر ویسی ہی ایک گاڑی کی تصویر ہے جو ابھی ماجو کے سامنے سے گزر کر گئی ہے ماجو ستائشی انداز میں گاڑی کی تصویر پر ہاتھ پھیرتا ہے۔

// Cut //

عورت اُس کی بات
پر توجہ نہ دیتے ہوئے
پلٹ کر آواز لگاتی
ہے۔

عورت: ابا.....آ بھی جائیں باہر
..... ہیجڑے آئے ہیں.....
..................ہاں شروع
کرو۔

بات کرتے مڑ کر نوشی
سے کہتی ہے۔

نوشی منہ کھولتا بند کرتا ہے یوں جیسے سمجھ نہ پا رہا ہو پھر ہاتھوں میں پکڑے بچے کو دیکھتا ہے۔
پھر اندرونی کمروں کے دروازوں سے نکلنے والے لوگوں کو، وہاں سے چند بچے عورتیں، ایک
بوڑھا آدمی اور ایک مرد باہر صحن میں آ کر اُس کے گرد کھڑے ہوتے ہیں۔

اندر سے آنے والی عورت
کہتی ہے۔

ایک دوسری عورت: ارے یہ کیسا ہیجڑہ
ہے..... نہ وہ کپڑے
نہ سرخی پاؤڈر.....
نہ کوئی زیور..... جمیلہ
تو کس کو پکڑ لائی ہے
اندر؟

جمیلہ دوسری عورت
سے کہتے ہوئے نوشی
کو دیکھتی ہے جو
صحن میں تخت
پر بیٹھے میاں
والایت حسین
کے بوڑھے چچا سے

پہلی عورت: میں نہیں لائی..... خود
آیا ہے..... ان
لوگوں پر تو جیسے وحی
نازل ہوتی ہے بچوں
کی پیدائش کی.....
کپڑے وہ نہ پہنے ہوں
مگر ہیجڑہ تو ہیجڑہ ہی ہوتا

کو بھیگی آنکھوں
کے ساتھ دیکھ
رہا ہے۔
تبھی ساتھ والے
گھروں کی چھتوں پر
بھی عورتیں چڑھ
جاتی ہیں اور بچے
بھی

ہے ناچنا تو آتا ہی ہو
گا ہاں چل شروع
کر۔

مرد: چل شروع بھی کر
...... کیا کچھ لینا نہیں
یا پھر گونگا ہے تو؟

نوشی اُس مرد کے چہرے
کو دیکھتا ہے۔ اُس کے چہرے
پر بے بسی ہے وہ منہ
کھولتا ہے پر تبھی میاں
ولائت حسین قدرے ناراضگی
سے تخت پر بیٹھے بیٹھے کہتے
ہیں۔

ولائت۔ اب گانا شروع بھی
کر۔ لمبی عمر کی دعا
دے میاں ولائت حسین
کے پہلے پوتے کو
نسل بڑھانے والا
آیا ہے ہمارے خاندان
میں۔

نوشی کپکپاتے لبوں کے
ساتھ ہاتھوں میں پڑے
بچے کو دیکھتا ہے پھر

ہیجڑوں کے مخصوص
انداز میں اُسے بازوؤں
میں جھلاتے ہوئے رقص
کے انداز میں صحن
کے وسط میں ایک
چکر کاٹتا ہے۔ پھر منہ
کھول کر تھرائی ہوئی آواز
میں گانے لگتا ہے
صحن میں قہقہے ابھرتے
ہیں۔ تالیاں گونجتی
ہیں۔

نوشی آنکھوں میں نمی لئے بھدی آواز میں جوتا اتار کر صحن میں بچہ لے کر رقص کر رہا ہے۔ آس پاس کی چھتوں پر کھڑی عورتیں اور بچے بھی محظوظ ہوتے ہوئے ہنس رہے ہیں میاں ولائت حسین مسکرا رہا ہے۔

ایک عورت آگے بڑھ کر دس کا ایک نوٹ بچے کے سر پر رکھتی ہے۔ نوشی گاتے ہوئے اُس نوٹ کو پکڑ لیتا ہے۔

// Cut //

منظر:34

وقت	دن
جگہ	سڑک
کردار	پائل، کاکو

پائل کاکو کے ساتھ فٹ پاتھ پر چل رہی ہے اور وہ چلتے ہوئے اس سے کہتی ہے۔

پائل: کاکو مجھے تیری مدد کی ضرورت ہے۔

کاکو: کیسی مدد پائل بی بی؟

پائل کچھ دیر چلتے ہوئے اپنے برابر میں اُس کا چہرہ دیکھتی ہے پھر دوٹوک انداز میں اُس سے کہتی ہے۔

پائل: میں آج اسلم کے ساتھ اس گھر سے بھاگ رہی ہوں ...

بے یقینی سے

کاکو: پائل بی بی

بات کاٹ کر — پائل: دیکھ کاکو مجھے سمجھانے کی
کوشش مت کرنا
میں فیصلہ کر چکی ہوں
تو اگر یہ نہیں چاہتا
کہ میرا حال بھی گوریا
والا ہو تو پھر آج رات
مجھے اس گھر سے نکل
جانے دے ......

منت بھرے انداز میں — مدد کرے گا نا میری؟

بے اختیار سر ہلاتے ہوئے — کاکو: ہاں

پائل بے اختیار مسکراتی
ہے۔

// Cut //

منظر:35

وقت	دن
جگہ	ولائت حسین کا صحن
کردار	نوشی، عورت، ولائت حسین، بچہ، مرد، جمیلہ

نوشی صحن میں بچہ عورت کو پکڑا رہا ہے۔ بچہ نوشی کی آستین کو پکڑے ہوئے ہے۔ اورعورت کی گود میں جانے کے بعد بھی اُس کی آستین اپنی مٹھی میں لئے ہوئے ہے۔

نوشی گیلی آنکھوں سے اپنی آستین اُس کی مٹھی سے چھڑاتا ہے پھر دونوں ہاتھ ں کے سر پر وار کر اپنی کنپٹیوں پر رکھ کر بلائیں لینے والے انداز میں بھینچتا ہے۔

پھر تخت پر بیٹھے میاں ولائت حسین کی طرف جاتا ہے اورایک دم اُس کے سامنے پنجوں کے بل بیٹھ کر اُن کے گھٹنے اور پاؤں چھوتا ہے۔ پھر سر جھکائے بھرائی ہوئی آواز میں کہتا ہے   نوشی :   میاں جی پیار دیں مجھے۔

ولائت حسین نہ سمجھنے والے انداز میں اُلجھتے ہوئے اپنے خاندان کے افراد کے چہرے دیکھتے ہوئے نوشی کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہیں نوشی اُن کا ہاتھ دونوں ہاتھوں میں لے کر چومتا ہے۔ پھر تیزی سے اُٹھ کر صحن سے نکل جاتا ہے۔

میاں ولائت حسین اُلجھے انداز میں اُسے دیکھتے رہتے ہیں صحن میں کھڑا مرد عورت سے بچہ لیتے ہوئے کہتا

ہے۔

مرد: عجیب ہی مجرہ تھا۔

عورت: ہاں عجیب تھا مگر

ناچ اچھا اور بڑا!

دل لگا کر ناچ۔

تبھی دوسری عورت کی نظر تخت کے نیچے میاں ولائت حسین کے پیروں کے پاس جاتی ہے۔

جمیلہ: ارے میاں کے پیروں کے پاس کیا پڑا ہے؟

میاں ولائت حسین بھی جھک کر دیکھتے ہیں۔ وہاں دس، پانچ کے بہت سے نوٹ اور سکے پڑے ہیں۔ نوٹ دینوں کے سارے روپے وہیں رکھ گیا ہے۔

میاں ولائت حسین: یہ مجرہ پیسے ادھر ہی بھول گیا......

ارے کسی کو بھیجو پیچھے۔

مرد صحن کا دروازہ کھول کر ایک لمحے کے لئے باہر جاتا ہے۔ پھر اندر آ کر کہتا ہے۔

مرد: گلی میں کہیں نہیں ہے

میاں ولائت حسین روپے اٹھاتے ہوئے کہتے ہیں اور بڑبڑانے والے انداز میں دو مجرہ کہتے کہتے رک جاتے ہیں اور کہتے ہیں۔

ولائت: عجیب مجرہ ...... عجیب آدمی تھا ......

منظر:36

وقت	دن
جگہ	نوشی کا گھر
کردار	نوشی، نوری، گرو

....

یہ ایک چھوٹے سے گھر کا چھوٹا سا صحن ہے۔ نوری نامی ایک ہیجڑہ بن سنور اندرونی کمرے سے نکل رہا ہے صحن میں جب اچانک بیرونی دروازہ کھول کر نوشی اندر داخل ہوتا ہے وہ تھکا ہوا نظر آ رہا ہے۔ نوری اُسے مردانہ کپڑوں اور حلیے میں دیکھ کر بے اختیار دونوں ہاتھ سینے پر رکھ

کر چیخ مارتا ہے اور	نوری:	ارے یہ کون مردوا ہے
بلند آواز میں کہتے ہوئے		جو مجھ اکیلی کو گھر میں دیکھ
گرو کو آواز لگاتا ہے		کر یوں دن دہاڑے اندر
		چلا آ رہا ہے..... گرو
		جی .. گرو جی
نوشی نوری کی طرف دیکھے		....
بغیر صحن میں پڑے ایک		ارے ... ارے یہاں
تخت پر آ کر بیٹھ جاتا ہے		کہاں بیٹھ رہا ہے خالہ
وہ سر جھکائے ہوئے ہے۔		جی کا گھر سمجھ رکھا ہے کیا؟

گرونی ہائے
گھر میں ڈاکہ پڑ گیا ہے

نوری اندرونی کمرے کی طرف منہ
کر کے کہتا ہے
گرو اندر سے دوڑتا ہوا
آتا ہے اور ساتھ میں بول
بھی رہا ہے وہ گھبرایا ہوا
ہے اور جوتا گھسیٹ
رہا ہے اور دوپٹہ سنبھالتے
ہوئے گلے میں ڈال
رہا ہے۔

گرو: ہائے ہائے کیا
کہہ رہی ہے کم بخت
کون گھس آیا گھر میں
....

نوشی کو دیکھتے ہی گرو بھی
دونوں ہاتھ سینے پر رکھ
کر بے اختیار چیخ مارتا
ہے۔

گرو: ہائے میرے اللہ ...... یہ تو
نوشی ہے ......

نوری: ہاہ ... نوشی ہے کیا؟
.. اپنی نوشی ..... نہ گرو
جی دھیان سے دیکھیں۔

نوشی کی طرف
جاتے ہوئے
اس کے پاس
پہنچتے ہوئے اس
کی قمیض جھٹکتا ہے
اور پھر اس کے بال

گرو: اے نوشی کہاں مری
ہوئی تھی تو اور یہ
کیا حلیہ بنا کر آئی ہے
یہ کپڑے ... اور
بال کہاں ہیں تیرے

ہاتھ میں لیتے ہوئے
اس کی پشت
پر دو ہتڑ مارتا
ہے۔
نوری بھی مٹک مٹک
کر چلتا ہوا آ کر نوشی
کے سامنے کھڑا ہو
جاتا ہے۔
نوشی نوری کے
کوکس لگے بھدے
سانولے پیر دیکھتا ہے
پھر آہستہ آہستہ پیروں سے
اوپر اُس کے چہرے
تک اُسے غور سے
دیکھتا ہے۔
نوری اُسے اپنے
آپ کو غور سے دیکھتے
ہوئے مصنوعی انداز
میں شرماتا ہے اور
دوپٹہ کا کونہ منہ میں
ڈال کر بل کھانے لگتا
ہے۔

گرو: جواب دے اے نوشی
میں پوچھ رہی ہوں کہاں

تھی تو؟

نوشی: میں ؟
میں

نوری کا چہرہ دیکھتے ہوئے بے اختیار بڑبڑاتا ہے پھر مسکراتا ہے پھر یک دم قہقہہ لگا کر ہنستا ہے اور ہنستا ہی جاتا ہے

میں آج ..... آج راستہ بھول گئی۔

دونوں ہاتھ سینے پہ رکھتے ہوئے

گرو: ہائے میرے اللہ ..... اس عمر میں راستہ بھول گئی تو نوشی۔

نوشی: گھر کا راستہ بھول گئی؟

اسی طرح ہنستے ہوئے حیرت سے

گرو: آئے ہائے ..... نگوڑ ماری تجھے اپنے ہی گھر کا راستہ بھول گیا؟

اسی طرح قہقہہ لگاتے ہوئے

نوشی: ہاں ..... اپنے ہی گھر کا ..... اپنے ہی گھر کا راستہ بھولتا ہے گرو ..... اپنے ہی گھر کا بھولتا ہے .....

اس کی پشت تھپکتے ہوئے

گرو: چل پہنچ تو گئی ..... واپس تو آ گئی۔

نوشی: واپس تو آنا ہی پڑتا ہے ..... واپس ہی تو آنا پڑتا ہے .....

نوری: وہ کیا کہتے ہیں گرو جی جو

صبح کا بھولا ہو وہ شام کو
گھر آ جائے تو اُسے بھولا
نہیں کہتے ہے نا گرو جی۔

.....

یک دم بڑبڑاتی ہے اور پھر اُن دونوں کے کچھ کہنے سے پہلے ہیجڑوں والے انداز میں تالی مار کر اُٹھ کھڑی ہوتی ہے۔ پھر نوری کو آنکھ مارتے ہوئے کہتی ہے

نوشی: ہاں اُسے بھولا نہیں کہتے .....
..... آج مزار پر جانا تھا
آئے ہائے میں تو بھول ہی گئی
جمعرات تھی آج .....

نوشی: نوشی سج سنور کر نکلے گی تو تیرے جیسیاں انگلیاں کاٹ کر رہ جائیں گی۔

گرو: پر یہ مردودوں جیسے کپڑے۔ ٹیلں چڑھائے پھر رہی ہے ..... ہائے کنارے گی کیا اپنے گرو کی؟

دونوں کانوں اور گالوں کو پیٹتے ہوئے پھر یک دم بدلے ہوئے لہجے میں مدھم آواز میں کہتی ہے پھر یک دم پھر اپنا لہجہ اور آواز بدل کر پرجوش

نوشی: ہائے توبہ گرو ..... میری ایسی مجال کہاں۔

آواز میں گوری سے
کہتی ہے اور پھر
مٹکتے ہوئے اندر
کمرے میں چلی جاتی
ہے۔
گرو اُس کی
بلائیں لیتے ہوئے
ماتھے پر ہاتھ رکھتا
ہے۔

گرو: بڑے دن کے بعد نوشی
کو اس موڈ میں دیکھ
رہی ہوں ...... اے اللہ
کا شکر ہے زویا کے چکر
سے تو نکلی یہ ...

// Cut //

منظر:36

وقت : رات
جگہ : پائل کا کیمرہ
کردار : پائل' چاندنی

پائل اپنے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی اپنے بالوں میں گجرے سجا رہی ہے۔وہ بے حد خوبصورت نظر آ رہی ہے اور اُس کے چہرے پر ایک اطمینان بھری مسکراہٹ بھی ہے۔تبھی چاندنی باتھ روم سے ساڑھی پہنے برآمد ہوتی ہے اور پائل پر ایک نظر ڈالتے ہوئے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آ کر کھڑی ہو کر برش بالوں میں پھیرتے ہوئے کہتی ہے۔

چاندنی: آج بہت بج سنور رہی ہو......خیر تو ہے؟

نکڑا توڑ انداز میں
پائل: ہاں آج تمہارے عاشق کو پھانسنے کا ارادہ ہے میرا۔

چاندنی بُرا منائے بغیر ہنس کر پائل سے کہتی ہے

چاندنی: کیوں اُس اسلم سے دل بھر گیا......وہ محبت ... عزت بھری زندگی

اپنا گھر وغیرہ

وغیرہ۔

پائل: تمہیں کیوں تکلیف ہے؟

اب لپ اسٹک اٹھاتے ہوئے

چاندنی: مجھے کیوں تکلیف ہوگی؟... مجھے تو صرف دلچسپی ہے اس 21 صدی کے ایک اور فلمی رومانس میں......

......

کاٹ کھانے والے انداز میں

پائل: تم اپنی دلچسپی اپنے پاس رکھو اور اپنے گنجے عاشق کو سنبھالو۔

طنزیہ انداز میں

چاندنی: وہ سر سے خالی ہے...... مگر جیب بھری ہوئی ہے اس کی...... تمہارے عاشق کی طرح مالی امداد نہیں مانگتا مجھ سے۔

حقارت سے

پائل: تم اندر سے باہر اور اوپر سے نیچے تک ایک طوائف ہی ہو...... عورت پن نہیں ہے تم میں۔

عجیب سی مسکراہٹ کے ساتھ لپ اسٹک لگا کر تقریباً پھینکنے والے انداز میں اسے ڈریسنگ ٹیبل پر

چاندنی: جن میں اندر سے باہر اور اوپر سے نیچے تک عورت پن ہے ان کے مرد راتیں طوائفوں کے کوٹھوں یا طوائفوں کے

رکھتی ہے اور پھر ہونٹوں کو ایک دوسرے پر رگڑتے ہوئے لپ اسٹک ہموار کرتی ہے۔   ساتھ گزارتے ہیں تو کس بھاؤ بکتا ہے یہ عورت پن؟

پائل اُس کے جملے پر کچھ لاجواب ہو کر اُسے دیکھتی ہے۔ چاندنی کچھ دیر چپ رہ کر اطمینان سے اپنی لپ اسٹک ٹھیک کرتی ہے۔ شیشے میں دیکھتے ہوئے پائل سے کہتی ہے۔

چاندنی: اور جب تم اپنے اندر سے طوائف پن نکال کر صرف عورت پن لے آؤ گی تو تمہارے میاں اسلم تمہاری بجائے کسی اور طوائف کے پیچھے کتے کی طرح دُم ہلاتے پھر رہے ہوں گے۔

کہتے ہوئے کمرے سے نکلتی ہے۔ پائل غصے میں اُسے جاتا دیکھتی ہے۔

// Cut //

منظر:37

وقت	رات
جگہ	فٹ پاتھ
کردار	ماجو، اظہر درانی

ماجو رات کے وقت فٹ پاتھ پر سٹریٹ لائٹس کی روشنی میں اپنی بوتلیں رکھے بیٹھا ہے۔ وہ ساتھ ایک سگریٹ بھی سلگائے ہوئے ہے۔ سڑکوں پر اب ٹریفک نہ ہونے کے برابر ہے۔

دفعتاً صبح والی کار سڑک پر نمودار ہوتی ہے۔ مگر اس بار اس کی رفتار بہت کم ہے۔

ماجو کچھ چونک کر کار پر نظریں جمائے ہوئے ہے۔

کار کے اندر ایک ادھیڑ عمر آدمی ہے۔ کار آہستہ رفتار سے سڑک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک جاتی ہے۔ ماجو کے سامنے سے گزرتے ہوئے اندر بیٹھا آدمی گردن موڑ کر ماجو کو دیکھتا ہے۔ ماجو بھی اُس کی نظر سے نظر ملاتا ہے۔

کار ایک چکر کاٹنے کے بعد دوبارہ ماجو کی طرف آتی ہے۔ مگر اس بار کار آگے گزر جانے کی بجائے ماجو کے سامنے رُک جاتی ہے۔

کار میں بیٹھا ہوا آدمی کار کا دروازہ کھولتے ہوئے ماجو کو انگلی کے اشارے سے بلاتا ہے۔

ماجو چند لمحے ساکت بیٹھا رہتا ہے پھر یک دم اپنی بوتلوں والا ہینگر اُٹھائے ہوئے پرجوش انداز میں کھڑا ہوتا ہے۔

// Cut //

منظر:38

وقت	رات
جگہ	پائل کے گھر کا ہال
کردار	پائل، کچھ مرد، جہاں آرا، اُستاد جی، کاکو، افتخار

ہال میں چاندنیاں بچھی ہوئی ہیں اور کچھ مرد تکیوں کے سہارے بیٹھے ہیں۔
جہاں آرا اور اُستاد جی ایک طرف بیٹھے ہیں۔ کاکو مردوں کے سامنے پان پیش کر رہا ہے اور ہال کے وسط میں پائل تھرک رہی ہے۔
جہاں آرا اُسے دیکھ کر بہت خوش نظر آ رہی ہے۔ مرد پائل پر نوٹ نچھاور کر رہے ہیں اور پائل پوری جان سے ناچ رہی ہے مگر اُس کے ذہن میں اسلم کی آواز گونج رہی ہے۔

اسلم: ہم یہاں سے بہت دور چلے جائیں گے

پائل مسکراتے ہوئے چکر کاٹتی ہے۔

میں تمہیں اس گندگی سے نکال دوں گا۔

وہ تیزی سے فرش پر پاؤں کو حرکت دیتی ہے۔

ہم دونوں شادی کر لیں گے۔

اُس کی مسکراہٹ جیسے قہقہے میں تبدیل ہوتی ہے اور وجود میں سرشاری آتی ہے۔

جہاں آرا اُسے دیکھتے ہوئے اُس کی بلائیں لیتے ہوئے کنپٹیوں پر دونوں مٹھیاں لگاتی ہے پھر تھوڑا سا جھک کر استاد جی سے کہتی ہے۔

جہاں آرا: دیکھا اُستاد جی آج کیا لوچ ہے پائل کے جسم میں..... گوریا یاد آ رہی ہے۔

پائل اب بھی ناچ رہی ہے اُس کے کانوں میں اسلم کی آواز گونج رہی ہے۔

اسلم: ہم دونوں کا ایک گھر ہو گا..... چھوٹا ہی سہی مگر ہمارا اپنا گھر ہو گا۔

پائل بازو پھیلاتے ہوئے سرشاری میں چکر کاٹتی ہے۔ ایک مرد اٹھ کر نوٹوں کی ایک گڈی مٹھی میں رگڑتے ہوئے اُس پر نچھاور کرتا

-۲-

نوٹ ہوا میں اُڑتے ہوئے اُس کے وجود سے مس ہوتے ہوئے اُس کے قدموں میں گرتے ہیں۔

اسلم کی آواز: ہمارے بچے ہوں گے
اور کوئی انہیں طوائف
کی اولاد نہیں کہہ سکے
گا اُن کے پاس باپ
کا نام ہوگا۔

پائل کی سرشاری
بڑھتی ہے وہ ایک
اور چکر کاٹتی ہے۔
اور لہراتی ہے۔

اسلم کی آواز: ہم بڑھاپا اپنے بچوں کے
بچوں کو کھیلتے کھاتے دیکھتے اکٹھے
گزاریں گے ... عزت
ہے......

پائل ایک اور چکر لگاتی ہے۔ چند اور مرد نوٹوں کی گڈیاں ہوا میں اُچھالتے ہیں فضا میں نوٹ ہی نوٹ اُڑتے نظر آتے ہیں۔ پائل چکر پر چکر کاٹ رہی ہے اُس کے کانوں میں ایک ہی آواز آ رہی ہے۔

اسلم کی آواز: عزت ہے......
عزت ہے......
عزت ہے...

جہاں آرا بلاؤں پر بلائیں لئے جا رہی ہے۔ کاکو ایک کونے میں کھڑا پان کی طشتری ہاتھ میں لئے ناچتی پائل کو دیکھ رہا ہے۔ پائل تیز قدموں کے ساتھ جیسے ایک مستی میں ناچ رہی ہے۔

// Cut //

منظر:39

وقت	رات
جگہ	سڑک
کردار	ماجو، آدمی

آدمی خاموشی سے گاڑی ڈرائیو کر رہا ہے۔ ماجو کی بوتلیں اُس کے پیروں کے پاس پڑی ہیں۔ وہ مرعوب انداز میں اپنی آرام دہ سیٹ میں سمٹ کر بیٹھا ہے۔ اور اُس نے ٹیک نہیں لگا رکھی۔ وہ ونڈ سکرین سے باہر سڑک کو دیکھ رہا ہے۔

گاڑی میں مکمل خاموشی ہے۔ آدمی خاموشی سے گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے ونڈ سکرین سے باہر دیکھ رہا ہے۔

ماجو کچھ دیر اسی طرح ونڈ سکرین سے باہر دیکھتے رہنے کے بعد گردن ہلکی سی ترچھی کر کے آدمی کا جائزہ لیتا ہے۔ وہ سفید کاٹن کا کرتہ پہنے ہوئے ہے اور اُس کی کلائی میں ایک قیمتی سنہری گھڑی ہے۔ اُس کی شخصیت بہت زیادہ بارعب ہے۔

ماجو مزید مرعوب ہو کر گردن سیدھی کر کے ایک بار پھر سڑک کو دیکھنے لگتا ہے۔ وہ ساتھ ہی ساتھ اپنے ذہن میں سوچ بھی رہا ہے

ماجو (خیال) فال والے نے ٹھیک کہا تھا آج واقعی میرا واسطہ ایک نئی سے پڑ گیا ہے۔

یہ گاڑی ۔ اور یہ آدمی
...اور اب یہ آدمی مجھ سے
کیا چاہتا ہے صرف مالش
یا کچھ اور ؟

آدمی تبھی گاڑی میں لگا کار سٹیریو میں ایک بٹن دباتا ہے۔ سٹیریو آن ہوتا ہے اور وہ دونوں یک دم اچھل پڑتے ہیں کار میں بے حد بلند راک میوزک گونجتا ہے۔ آدمی تیزی سے والیم کم کرتے ہوئے

کہتا ہے۔ آدمی یہ میرے بیٹے کی گاڑی ہے
وہی اس طرح کا میوزک
بات جاری رکھتا ہے۔ سنتا ہے ۔ میں عام طور
پر یہ گاڑی ڈرائیو نہیں کرتا
... صرف اس طرح کے کاموں
کے لئے ...... جب مجھے اپنی شناخت
چھپانی ہو۔

بات سنتے ہوئے ماجو: (خیال) تو اب یہ تو صاف
ہوگیا کہ اسے مجھ سے کیا کام ہے۔

آدمی: میری اپنی گاڑی رات کے
اس وقت بھی یہاں پہچان
لی جائے گی اور میں یہ خطرہ
بات بدلتے ہوئے مول نہیں لے سکتا ......
ہم بس پہنچنے ہی والے ہیں

ماجو چونک کر اُس
پارکنگ کو دیکھنے لگتا ہے جس میں آدمی داخل
ہورہا ہے وہ ایک کئی منزلہ بلڈنگ ہے۔

// Cut //

منظر:40

وقت	رات
جگہ	پائل کا کمرہ
کردار	پائل، جہاں آرا، کاکو

پائل ابھی اپنے کمرے میں داخل ہو کر بیڈ پر بیٹھ کر گھنگھرو اُتار ہی رہی ہے جب جہاں آرا ایک دم کمرے میں داخل ہوتی ہے اور لپکتے ہوئے پائل کے پاس جا کر اُس کا ماتھا چومتے ہوئے کہتی ہے۔

	جہاں آرا: جی خوش کر دیا...... میری جان...... آج تو مجھے ڈر تھا کہ نظر نہ لگ جائے...... لا میں تیری نظر اُتاروں۔
کہتے ہوئے ہزار کا ایک نوٹ پائل کے سر سے وارتی ہے۔ پھر کاکو کو آواز دیتی ہے۔	جہاں آرا: کاکو کاکو
کاکو اندر آتا ہے	کاکو: جی بی بی جان
نوٹ کاکو کو دیتی	جہاں آرا: یہ لے پائل بی بی

ہے جونت تھاے ہوئے پائل کو دیکھتا ہے دونوں کی نظریں ملتی ہیں پھر دونوں نظریں چراتے ہیں۔	کے سر کا صدقہ ....اور تو یہاں پائل کے کمرے کے باہر کیا کر رہا تھا۔
	پائل: میں نے بلایا تھا مجھے کام تھا۔
کاکو تب تک باہر جاتا ہے۔	
پائل پھر گھنگھرو اُتارنے لگتی ہے	
	جہاں آرا: اس طرح جی لگاتے ہیں کام میں ... اس طرح ناچتی تھی گوریا۔ ......آج پہلی دفعہ گوریا کی بہن اور جہاں آرا کی بیٹی لگی ہے تو۔
جھنجلاتے ہوئے	پائل: اماں تھک گئی ہوں میں۔
	جہاں آرا: چل میری جان آرام کر.... میں کاکو سے کہہ کر جوس بھجواتی ہوں تیرے لئے ...
پیار سے کہتے ہوئے کمرے سے جاتی ہے۔ پائل نخوت سے کہتی ہے۔	پائل: گوریا کی بہن جہاں آرا کی بیٹی ....

// Cut //

منظر:41

وقت	رات
جگہ	پارکنگ
کردار	ماجو، آدمی، گارڈ

ماجو اور آدمی اب گاڑی سے نکل رہے ہیں۔ آدمی گاڑی سے نکلنے کے بعد پارکنگ کے گارڈ کی طرف جاتا ہے۔ ماجو اُس کا تعاقب کرتا ہے۔
گارڈ آدمی کو سلام کرتا ہے۔ آدمی سو کا ایک نوٹ گارڈ کے ہاتھ میں دبا کر آگے جاتا ہے۔
گارڈ ماجو کے پاس سے گزرنے پر عجیب سی نظروں سے اُسے دیکھتا ہے۔ جبکہ ماجو کی نظریں اُس کی مٹھی میں دبے نوٹ پر ہے۔

// Cut //

منظر:42

وقت	رات
جگہ	پائل کا کمرہ
کردار	پائل، کاکو

پائل تھکی ہوئی مگر تیز رفتار قدموں سے اپنے کمرے میں آتی ہے کاکو اُس کے پیچھے ہے۔

پائل وارڈ روب کھول کر اُس میں سے ایک سفری بیگ نکالتی ہے اور کاکو کو دے دیتی ہے۔

پائل: یہ لے کاکو..... اور جا کر دیکھ کر آ کہ اسلم آ گیا یا نہیں..... اور جیسے ہی وہ آئے مجھے آ کر بتا میں انتظار کر رہی ہوں۔

کاکو: جی اچھا پائل بی بی

پائل: ٹھہرو کاکو.....

کاکو: جی.....

پائل: میں نے پہلے یہ کبھی تم سے

پہ نہیں گر کاکو تم اس
گھر میں میرے واحد دوست
تھے تمہارے علاوہ
اس گھر میں میں کبھی کسی
پر اعتبار نہیں کر سکتی تھی
اور کاکو دیکھنا ایک دفعہ
میری اور اسلم کی شادی
ہو جائے پھر میں تمہیں بھی لاہور بلا لوں گی۔
تم ہمارے ساتھ رہنا۔

کاکو: اس کی ضرورت نہیں پائل
بی بی..... میں اس کوٹھے
پر پیدا ہوا اور کوٹھے پر ہی
مروں گا.....اس عمر میں
لوگ نیا گھر نہیں بناتے .....آپ
بس اپنا خیال رکھنا اور اسلم کے
ساتھ خوش رہنا..... میرے لئے یہی
کافی ہے۔

ہلکے سے مسکرا دیتا ہے۔

مڑ کر کمرے سے نکل جاتا ہے۔
پائل کی آنکھوں میں ہلکی سی نمی آ جاتی ہے۔

// Cut

منظر:43

وقت	:	رات
جگہ	:	ایلویٹر
کردار	:	آدمی، ماجو

آدمی اور ماجو آگے پیچھے ایلویٹر میں داخل ہونے کے بعد کھڑے ہوتے ہیں آدمی ایلویٹر کا بٹن دباتا ہے۔ ماجو اپنی بوتلیں لئے کھڑا ہے۔ آدمی پہلی بار اُسے گہری نظروں سے دیکھتا ہے پھر سیٹی پر کوئی ٹیون بجانا شروع ہو جاتا ہے۔

پھر یک دم وہ ماجو سے کہتا ہے۔

آدمی: تمہارا نام کیا ہے؟

ماجو: ماجو

آدمی: ماجو ..... hmmm

وہ سمجھتے ہوئے ایک بار پھر سیٹی بجانے لگتا ہے۔

// Cut //

منظر:44

وقت	رات
جگہ	پائل کا کمرہ
کردار	پائل، جہاں آرا، افتخار

پائل ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی اپنے گجرے اُتار رہی ہے اور اپنی جیولری بھی
پھر وہ کمرے میں ٹہلنے لگتی ہے۔
تبھی یک دم دروازہ کھول کر جہاں آرا بیگم اندر آتی ہے اُس کے ساتھ 19 سال
کا ایک نوجوان بھی ہے۔
پائل ٹھٹھک کر رُک جاتی
ہے۔ جہاں آرا افتخار
سے کہہ رہی ہے۔

جہاں آرا: آئیں آئیں افتخار صاحب
اندر آئیں.....رُک کیوں
گئے ہیں آپ کا اپنا
ہی گھر ہے۔

افتخار دروازے سے اندر
کمرے میں آ جاتا ہے اس
کی نظریں مسلسل پائل پر
ہیں اور پائل بے حد الجھی

کو ڈسٹرب کیا۔

جانے لگتا ہے۔
جہاں آرا پائل پر ایک
تیز نظر ڈال کر افتخار
کے پیچھے لپکتی ہے۔

جہاں آرا: آئیں افتخار صاحب
وہیں ہال میں چلتے ہیں
......آپ نے ابھی پارو
کو ناچتے نہیں دیکھا۔
...... اسے دیکھ کر آپ
پائل کو بھی بھول جائیں
گے۔

کہتی ہوئی کمرے سے نکل
جاتی ہے۔ پائل کے
لبوں پر ایک زہریلی
مسکراہٹ آتی ہے
اور وہ بڑبڑاتے ہوئے
کمرے کا
دروازہ بند کرتی ہے

پائل: پائل کو تو اب واقعی بھول
جائیں گے سب ...... وہ
ان دو کوڑی کے لوگوں
کے سامنے ناچتی نہیں رہے
گی ساری عمر۔

// Cut //

منظر:45

وقت : رات

جگہ : اپارٹمنٹ

کردار : ماجو، آدمی

....

اپارٹمنٹ کا دروازہ کھلتا ہے اور آدمی اندر داخل ہوتا ہے ماجو اُس کے پیچھے ہے وہ اندر آتے ہی مرعوب نظروں سے اپارٹمنٹ اور وہاں موجود چیزوں پر نظریں دوڑاتا ہے۔

آدمی آگے چلتا ہوا ایک بیڈ روم کا دروازہ کھولتا ہے
اور ماجو سے کہتا ہے
ماجو اندر داخل ہوتا ہے آدمی

آدمی: ماجو تم بیٹھو..... میں ابھی آتا ہوں

ماجو کے پیچھے دروازہ بند کر دیتا ہے۔ ماجو اب بیڈ روم میں اکیلا ہے اور اُسے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے وہ کسی اور ہی دنیا میں ہے۔

کمرے کے وسط میں کھڑا وہ بوتلیں ہاتھ میں لئے سحرزدہ انداز میں کمرے پر نظریں دوڑا رہا ہے۔ وہ پتھر کے بت کی طرح ساکت ہے۔

// Cut //

منظر:46

وقت : رات
جگہ : پائل کا کمرہ
کردار : کاکو، پائل

پائل بیڈ پر بیٹھی ہے جب یک دم کاکو اندر آتا ہے وہ بے تابی سے اُٹھ کر کھڑی ہو جاتی ہے۔

پائل: آ گیا؟

کاکو: نہیں پائل بی بی ابھی بھی نہیں ...... میں وہاں سڑک پر کھڑا ہو کر انتظار کر کے آیا ہوں۔

پائل: سڑک کے دوسرے موڑ پر دیکھتے۔

کاکو: ادھر بھی دیکھ کر آیا ہوں ...... اسلم نہیں ہے وہاں۔

پائل: پھر جاؤ دیکھو ہو سکتا ہے تمہارے واپس

آتے ہوئے آ گیا ہو

کاکو: جی پائل بی بی

کہتے ہوئے کمرے سے نکل جاتا ہے۔ پائل کمرے میں لگے وال کلاک کو دیکھتی ہے جس پر ڈیڑھ بج رہا ہے۔

// Cut //

منظر:47

وقت	رات
جگہ	اپارٹمنٹ
کردار	ماجو، آدمی

آدمی دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتا ہے۔ اُس کے ہاتھ میں شراب کی بوتل اور گلاس ہیں۔ ماجو چونک کر گردن موڑ کر دیکھتا ہے۔

آدمی کہتا ہوا صوفے کی طرف بڑھتا ہے اور

آدمی: تم ابھی تک کھڑے ہو بیٹھو...

خود بیٹھ جاتا ہے۔ وہ شراب کی بوتل اور گلاس بھی میز پر رکھ دیتا ہے ماجو صوفے کے دوسرے سرے پر بیٹھتا ہے اور بوتلیں میز پر رکھ دیتا ہے۔ آدمی سگریٹ کا پیک اور لائٹر جیب سے نکالتے ہوئے بوتلوں والے اُس سٹینڈ کو دیکھتا ہے۔ اُس کے لبوں پر ایک عجیب سی مسکراہٹ آتی ہے۔

ماجو کو خود شیشے کی ٹاپ والی اُس میز پر وہ بوتلیں اتنی بری لگتی ہیں کہ وہ انہیں اُٹھانے لگتا ہے۔ آدمی سگریٹ پیک سے نکالتے ہوئے اُسے ٹوکتا ہے۔

آدمی: نہیں رہنے دو......

ماجو رک جاتا ہے۔

آدمی سگریٹ سلگا کر ایک کش لیتا ہے اور بوتلوں کی طرف لائٹر سے اشارہ کرتے ہوئے پوچھتا ہے	آدمی:	کتنے پیسے کما لیتے ہو سارا دن مالش سے؟
اور لائٹر کو ٹیبل پر رکھتے ہوئے شراب کی بوتل کھولنے لگتا ہے۔ آدمی ایک گلاس	ماجو:	سو...... ڈیڑھ سو......
میں تھوڑی سی شراب انڈیلتا ہے اور سگریٹ ہونٹوں سے انگلیوں میں منتقل کرتے ہوئے شراب کا ایک سپ لیتا ہے۔		
پھر کہتا ہے	آدمی:	اور اس دوسرے کام سے؟
		...... پیٔو گے؟

ماجو کا چہرہ سرخ ہوتا ہے اس سے پہلے کہ وہ جواب دے آدمی ساتھ ہی اس سے دوسرا سوال کرتا ہے اور پھر اس کے جواب کا انتظار کئے بغیر اپنا گلاس رکھتے ہوئے دوسرے گلاس میں بھی کچھ شراب انڈیلتا ہے اور ماجو کی طرف بڑھاتا ہے۔

ماجو جھجھکتے ہوئے گلاس پکڑتا ہے اور اُس میں نظر آنے والے جھاگ کو دیکھتا ہے آدمی اپنا گلاس اُٹھا کر دوبارہ شراب کا سپ لیتا ہے۔

// Cut //

منظر:48

وقت : رات
جگہ : پائل کا کمرہ
کردار : پائل، کاکو

....

پائل کمرے میں بے تابی سے ٹہل رہی ہے جب کاکو اندر داخل ہوتا ہے۔ پائل اُسے دیکھتے ہی کہتی ہے۔

کہتے ہوئے الماری کی طرف جاتی ہے۔ پائل: ٹھہر جاؤ...... مجھے چادر لے لینے دو......

کاکو: پر پائل بی بی......اسلم تو ابھی بھی نہیں آیا۔

مڑ کر بے یقینی سے کاکو کو دیکھتی ہے۔ پائل: کیا کہہ رہا ہے تو ......دو بج گئے ہیں اتنی دیر وہ کیوں کرے گا؟

کاکو: مجھے نہیں پتہ مگر سڑک پر کوئی نہیں ہے۔

پائل: اس کا ویسپا خراب ہو

گیا ہو گا یا پھر اُس
کا ٹائر پنکچر ہو گیا ہو
گا...... پہلے بھی ہمیشہ
یہی ہوتا تھا جب بھی
وہ مجھ سے ملنے لیٹ آتا
تھا...... کتنی بار اُس
سے کہا تھا اس ویسپا سے
جان چھڑاؤ...... مگر......
تم جاؤ جا کر دیکھو اُسے۔

کاکو: جی پائل بی بی

کہتے ہوئے باہر جاتا ہے
پائل سر دونوں ہاتھوں
سے پکڑے ہوئے بستر پر
بیٹھتی ہے۔

// Cut //

منظر:49

وقت	:	رات
جگہ	:	اپارٹمنٹ
کردار	:	ماجو، آدمی

آدمی اور ماجو صوفہ پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ماجو شراب کا پہلا سپ لیتا ہے اور اُس کا حلق جلنے لگتا ہے وہ بے اختیار گلاس ٹیبل پر رکھ دیتا ہے۔ آدمی غور سے اُسے دیکھتے ہوئے مسکراتا ہے اور پوچھتا ہے۔

آدمی: سگریٹ؟

ماجو ہاں میں سر ہلاتا ہے۔

آدمی پیکٹ کھول کر ایک سگریٹ اُس کی طرف بڑھاتا ہے۔ ماجو سگریٹ ہونٹوں میں دباتا ہے۔ آدمی لائٹر جلا کر سگریٹ سلگاتا ہے۔ ماجو کی نظریں ستائشی انداز میں لائٹر پر ہیں۔ آدمی لائٹر ٹیبل پر رکھتے ہوئے اپنا گلاس دوبارہ اُٹھاتا ہے اور کہتا ہے۔

آدمی: میں اس اپارٹمنٹ میں رہتا نہیں ......صرف اس کام کے لئے کبھی کبھار آتا ہوں۔

وہ سگریٹ کا کش لگاتا ہے۔

ہوئے اس کا چہرہ دیکھتا
ہے۔ آدمی اپنے گلاس
میں موجود شراب کے آخری
دو گھونٹ بھرتا ہے۔ اور
پھر ماجو پر ایک نظر
ڈالتے ہوئے کہتا ہے۔

آدمی: تم پہلے نہا لو...... میں اپنا
ایک سوٹ نکال دیتا
ہوں تمہارے لئے ...
تمہیں پورا تو نہیں آئے گا
...... مگر چل جائے گا۔

وہ کہتا ہوا اُٹھتا ہے
اور ڈریسنگ روم
کی وارڈ روب کھول
دیتا ہے۔

ماجو کی نظر اب بھی ٹیبل پر پڑے چمکتے لائٹر پر ہے۔

// Cut //

منظر:50

وقت	رات
جگہ	پائل کا کمرہ
کردار	پائل

پائل اپنے بیڈ پر نیم دراز ایک میگزین لئے بیٹھی ہے اور میگزین کے صفحات اُلٹ پلٹ رہی ہے مگر اُس کا ذہن کہیں اور ہے۔
وہ اسلم کے بارے میں سوچ رہی ہے۔ اسلم کے ساتھ اپنے مستقبل کے بارے میں۔
میگزین کے صفحات پلٹتے پلٹتے وہ تصور میں کھو جاتی ہے۔ بہت سے منظر Flashes کی صورت میں اُس کے سامنے آتے ہیں۔

// Intercut //

منظر: 51

وقت : دن
جگہ : ایک چھوٹا سا گھر
کردار : پائل، اسلم

اسلم اور پائل ایک چھوٹے سے گھر میں چارپائی پر صحن میں بیٹھے ہیں پائل روٹی کے لقمے اسلم کے منہ میں ڈال رہی ہے اور اسلم محبت بھری نظروں سے اُسے دیکھ رہا ہے۔

// Cut //

منظر:52

وقت : دن

جگہ : گھر

کردار : پائل

....

پائل صحن میں اسلم کے کپڑے دھونے کے بعد صحن کی تار پر پھیلا رہی ہے۔

// Cut //

منظر:53

وقت	:	دن
جگہ	:	گھر
کردار	:	پائل

....

پائل صحن میں جھاڑو دے رہی ہے۔

// Cut //

منظر:54

وقت		دن
جگہ	:	سڑک
کردار	:	پائل ، اسلم

....

اسلم ویسپا پر بیٹھا ہے پائل اُس کے پیچھے بیٹھی ہے۔ وہ ویسپا چلا رہا ہے۔ دونوں ہنستے ہوئے باتیں کر رہے ہیں پائل کی لٹیں تیز ہوا سے اُڑ رہی ہیں۔

// Cut //

منظر:55

وقت : دن
جگہ : کمرہ
کردار : پائل، بچہ، اسلم

....

پائل پانچ چھ سال کے ایک بچے کے بالوں میں کنگھی کر رہی ہے۔ بچہ یونیفارم پہنے ہوئے ہے۔ اسلم اپنی شرٹ کے بٹن بند کرتے ہوئے آتا ہے اور بچے کی انگلی پکڑ کر باہر لے جاتا ہے۔

پائل پیچھے اُس کا بیگ لئے جاتی ہے۔

// Cut //

منظر:56

وقت : دن
جگہ : صحن
کردار : اسلم، ایک نوجوان، پائل

....

پائل اور اسلم صحن میں کھڑے ہیں وہ اب ادھیڑ عمر ہیں۔ اُن کے سامنے سفید اوور آل پہنے اُن کا بیٹا کھڑا ہے اور پائل اُسے گلے سے لگانے کے بعد اُس کا ماتھا چومتی ہے۔

// Cut //

منظر:50

وقت	:	رات
جگہ	:	پائل کا کمرہ
کردار	:	پائل

....

پائل میگزین پر سر رکھے آنکھیں بند کئے یک دم ہڑبڑا کر آنکھیں کھولتی ہے پھر اپنی آنکھوں کو مسلتی ہے اور آس پاس کے ماحول کو سمجھنے کی کوشش کرتی ہے۔ پھر یک دم اُٹھ کر بیٹھ کر وال کلاک کو دیکھتی ہے۔ وال کلاک تین بجا رہا ہے۔ وہ بے اختیار اپنے سینے پر ہاتھ رکھتی ہے اور اُٹھ کر کھڑی ہو جاتی ہے۔

پائل: تین بج گئے اور کاکو نے مجھے اُٹھایا نہیں...... ارے تین بجے تو ٹرین نے لاہور کے لئے روانہ ہو جانا تھا۔

وہ جوتا پہنتے ہوئے بڑبڑاتی ہے اور پھر تیزی سے کمرے سے نکل جاتی ہے۔

// Cut //

منظر:57

وقت	رات
جگہ	باتھ روم
کردار	ماجو، آدمی

ایک شاندار باتھ روم کا دروازہ کھلتا ہے اور ماجو اور آدمی اندر داخل ہوتے ہیں۔
ماجو کو باتھ روم میں نظر ڈالتے ہی جیسے سکتہ ہو جاتا ہے۔ وہ ویسا ہی باتھ روم ہے جیسا وہ اکثر اپنے تصور میں حمام میں نہاتے ہوئے دیکھتا ہے۔
آدمی باتھ روم میں کپڑے لٹکاتے ہوئے اس کو مختلف taps پر ہاتھ رکھتے ہوئے اُن کا فنکشن بتاتا ہے۔

آدمی: یہاں سے ٹھنڈا پانی آئے گا...... یہاں سے گرم......

پھر وہ وہاں پڑی چھوٹی بڑی بوتلوں کے ایک ڈھیر سے ایک بوتل الگ کر کے اُس کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے کہتا ہے۔

یہ شیمپو ہے......اگر صابن لگانا چاہو تو وہ سامنے پڑا ہے۔

آدمی کہتا ہوا باتھ روم کا دروازہ بند کر کے باہر نکل جاتا ہے۔ ماجو کا سکتہ جیسے

ٹوٹ جاتا ہے وہ ہاتھ میں پکڑی بوتل کو دیکھتا ہے۔ پھر باتھ روم میں چاروں طرف نظریں دوڑاتا ہے اور پھر اُس کے چہرے پر مسرت اور خوشی کی مسکراہٹ نمودار ہوتی ہے۔ وہ بوتل کو بیسن کے پاس رکھتے ہوئے بڑے آئینے میں اپنے آپ کو دیکھتا ہے۔ پھر بوتلوں کے ڈھیر کو دیکھتا ہے پھر شاور کو اور پھر سوچتا ہے۔

ماجو: (خیال!) یہ صاحب بہت اچھا آدمی
ہے...... میں اس سے کہوں
گا کہ وہ مجھے اس گھر کی
دیکھ بھال اور چوکیداری
کے لئے رکھ لے......
اسے اس گھر اور یہاں
کی چیزوں کی حفاظت
کے لئے کسی نہ کسی آدمی
کی تو ضرورت ہوگی
میں اس سے کہوں گا
وہ مجھے رکھ لے......
پھر میں...... میں اس
غسل خانے میں روز نہا
سکوں گا جتنی دیر دل
چاہے...... جتنا مرضی
پانی لگا کے۔

وہ سوچتے ہوئے اپنی قمیض اُتارنے کے لئے اُٹھانے لگتا ہے۔

// Cut //

منظر:58

وقت	:	رات
جگہ	:	پائل کا گھر
کردار	:	پائل، مغنیہ

پائل تیزی سے سیڑھیاں اُترتی ہوئی نیچے آتی ہے اور کاکو کو آواز دیتی ہے۔

پائل: کاکو..... کاکو

پھر وہ ہال کمرے کے سامنے سے تیزی سے گزرتی ہے ہال کمرے کے اندر سے ابھی بھی طبلے اور گھنگھروؤں کی آواز آ رہی ہے۔ اندر سے ساتھ گانے کی بھی آواز آ رہی ہے۔

مغنیہ: ہم بھول گئے ہر بات
مگر تیرا پیار نہیں بھولے
کیا کیا ہوا دل کے ساتھ
مگر تیرا پیار نہیں بھولے

پائل بھاگتے ہوئے بیرونی دروازہ کھول کر باہر نکلتی ہے۔

منظر:59

وقت : رات
جگہ : باتھ روم
کردار : ماجو

....

ماجو شور کے نیچے کھڑا ہے۔ اور پانی سے جیسے محظوظ ہوتے ہوئے آنکھیں بند کیے وہاں پر کھڑا ہے۔

آنکھیں بند کرتے ہی اُس کے تصور میں حمام کا غسل خانہ آ جاتا ہے۔ وہ جیسے ہڑبڑا کر آنکھیں کھولتا ہے اور پھر اپنے آپ کو اس غسل خانے میں پا کر مسکراتا ہے۔ پھر گرتے پانی سے اپنے کندھوں اور بازوؤں کو ملنا شروع ہو جاتا ہے۔

// Cut //

منظر:60

•

وقت	:	رات
جگہ	:	برآمدہ
کردار	:	کاکو، پائل، چاندنی، عاشق

....

پائل دروازہ کھول کر برآمدے میں نکلتی ہے اور تبھی وہ بیرونی گیٹ کی طرف سے کاکو کو آتے دیکھتی ہے کاکو پاس آتا ہے تو وہ اُس سے کہتی ہے۔

پائل: بیگ دے آئے اُسے
......اور مجھے بتانا
بھول گئے ...... چلو اب
جلدی کرو...... آج
کی ٹرین تو نکل گئی
اب کسی اور ٹرین کا
انتظار کرنا پڑے گا۔

کاکو: پائل بی بی اسلم ابھی
بھی نہیں آیا ..... میں
ہر دس منٹ کے بعد
باہر چکر لگا رہا ہوں

مگر وہ کہیں نہیں ہے۔

پائل: تمہارا دماغ تو ٹھیک
ہے کاکو؟

کاکو: آپ میرے ساتھ آئیں
اور خود دیکھ لیں سڑک
پر کوئی نہیں۔

پائل: پر تین بج رہے ہیں اور
ہمیں تین بجے کی ٹرین
سے لاہور جانا تھا۔

(جھجک کر) کاکو: بی بی کیا آپ کو یقین
ہے کہ.....

(بات کاٹ کر) پائل: اب یہ مت پوچھنا مجھ سے
کہ اسلم واقعی مجھ سے محبت
کرتا ہے یا نہیں.....اور
مجھے واقعی اس گھر سے لینے آئے گا
یا نہیں؟

کاکو: نہیں پائل بی بی میں تو صرف
یہ پوچھ رہا تھا کہ کیا آپ کو
واقعی یقین ہے کہ انہیں آج
رات کو ہی آنا تھا؟

دونوں چپ چاپ ایک دوسرے کا چہرہ دیکھتے رہتے ہیں پھر پائل کی آنکھوں میں آنسو آنے
لگتے ہیں اور
وہ کہتی ہے۔ پائل: وہ آج رات نہیں آئے گا؟
اُس کے گالوں پر پتہ نہیں آئے گا کاکو

آنسو بہہ رہے ہیں

......اُس کو آ جانا چاہیے......
پائل نے دل دیا ہے اُسے......
کیا اُسے اس کا احساس ہی نہیں
ہے۔

کاکو: میں ایک بار پھر دیکھتا ہوں۔

اُس کے آنسوؤں سے گھبرا کر پلٹتا ہے اور تبھی کھلے گیٹ سے چاندنی ایک مرد کے ساتھ ایک گاڑی میں آتی نظر آتی ہے۔ پائل یک دم پلٹ کر بھاگتے ہوئے اندر چلی جاتی ہے۔

// Cut //

منظر:61

وقت	:	رات
جگہ	:	بیڈ روم
کردار	:	ماجو، آدمی

آدمی بیڈ روم کے صوفے پر بیٹھا اُسی طرح شراب اور سگریٹ پی رہا ہے جب ماجو اپنے سائز سے بڑے شلوار قمیض میں باہر نکلتا ہے۔ اُس نے شلوار کی لمبائی کو کم کرنے کے لئے اُسے نیفے میں اُڑسا ہوا ہے۔
اور قمیض کی آستینوں کو بھی فولڈ کیا ہوا ہے۔
آدمی اُسے دیکھ کر مسکراتا ہے پھر انگلش میں کہتا ہے۔

آدمی: Much better

ماجو آ کر آدمی کے پاس بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے۔ آدمی ایک بار پھر ایک سگریٹ ماجو کی طرف بڑھاتا ہے اور پھر لائٹر اُٹھانے لگتا ہے جب ماجو کے جملے پر

ماجو: میں نے آپ کے بیٹے کو دیکھا ہے

وہ جیسے کرنٹ کھا کر دیکھتا ہے۔

آدمی: کیا مطلب؟
اس گاڑی میں ایک لڑکے کو کئی بار میں نے دیکھا ہے۔

لائٹر سے ماجو کے ہونٹوں میں دبا سگریٹ سلگانے لگتا ہے اور کچھ مطمئن ہو کر اُسے بتاتا ہے۔

آدمی: اوہ......اچھا...... ہاں وہ میرا بیٹا ہی ہو گا......تمہاری عمر کا ہی ہے......اکلوتا بیٹا ہے میرا...... ......اگلے ہفتے وہ پڑھنے کے لئے امریکہ چلا جائے گا۔

ماجو: کیوں؟

ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ

آدمی: ہمارے خاندان میں سب پڑھنے کے لئے باہر جاتے ہیں۔ ......آج اپنے دوستوں کے ساتھ اس وقت ایک پارٹی میں گیا ہوا ہے وہ۔ ......میں بہت miss کروں گا اُسے جب وہ باہر چلا جائے گا ....

یک دم بات بدلتے ہوئے سگریٹ ایش ٹرے میں مسلتے ہوئے آدمی پوچھتا ہے۔

تم اس کام کے لئے کتنے پیسے لیتے ہو؟

ماجو کچھ کہنے کے لئے منہ کھولتا ہے پھر یک دم منہ بند کر لیتا ہے۔

آدمی: ایک ہزار ٹھیک رہے گا؟

بے یقینی سے بے اختیار ہنس کر والٹ سے

ماجو: روپے؟

آدمی: اور کیا پیسے؟......

ایک نوٹ نکال کر اُس کی طرف بڑھاتے ہوئے

ماجو کانپتے ہاتھوں سے نوٹ پکڑ لیتا ہے۔ آدمی اُس کی کیفیت سے جیسے محظوظ ہو رہا ہے۔ ماجو بے یقینی سے ہزار کے نوٹ کو دیکھتے ہوئے فال والے کی بات یاد کرتا ہے۔

فال والا: تیرے دن پھرنے والے ہیں ماجو......

کھڑا ہوتے ہوئے بیڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے

آدمی: آؤ وہاں چلیں

کیمرہ بیڈ کو فوکس کرتا ہے۔

// Cut //

منظر:62

وقت	:	رات
جگہ	:	پائل کا گھر
کردار	:	پائل، چاندنی، مغنیہ

پائل لاؤنج میں صوفہ پر جا کر
بیٹھ جاتی ہے، ہال کمرے
سے مغنیہ کے گانے کی
آواز آ رہی ہے۔

مغنیہ: ٹوٹی ہے میری نیند مگر
تم کو اس سے کیا
بجتے رہے ہواؤں سے در
تم کو اس سے کیا

پائل کی آنکھوں سے آنسو
اور تیز رفتاری سے
بہنے لگتے ہیں اور وہ
اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں
سے چھپا لیتی ہے۔

اوروں کا ہاتھ تھامو
انہیں راستہ دکھاؤ
میں بھول جاؤں
اپنا ہی گھر
تم کو اس سے کیا

چاندنی تب اندر آتی
ہے اور سرسری سی نظر

پائل پر ڈال کر سیڑھیاں
چڑھتی جاتی ہے۔
پائل دونوں ہاتھوں
سے چہرہ چھپائے بیٹھی
ہے۔

لے جائیں مجھ کو مال غنیمت
کے ساتھ عدو
تم نے تو ڈال
دی ہے سپر
تم کو اس سے کیا

تم نے تو تھک کے دشت
میں خیمے لگا لئے
تنہا کٹے کسی کا سفر
تم کو اس سے کیا

// Cut //

منظر:63

وقت	:	رات
جگہ	:	بیڈ روم
کردار	:	ماجو، آدمی

ماجو اور آدمی ڈبل بیڈ پر ایک دوسرے سے کچھ فاصلے پر چت لیٹے ہیں۔ آدمی سائیڈ ٹیبل سے پھر سگریٹ پیک سے سگریٹ نکالتے ہوئے وہ اُٹھ کر بیٹھتا ہے اور لائٹر سے سگریٹ سلگاتے ہوئے کہتا ہے۔

آدمی: میں خود بھی کچھ دیر پہلے ایک پارٹی سے آیا ہوں۔

ماجو: کس پارٹی سے؟

آدمی ایک اور سگریٹ سلگاتے ہوئے اُسے ماجو کی طرف بڑھاتا ہے۔ ماجو بھی اٹھ کر بیٹھتے ہوئے سگریٹ پکڑ لیتا ہے۔

آدمی: تھی ایک پارٹی سندھ کلب میں...... وہی ناچ گانا، نمائشی قہقہے

فریب اور جھوٹ......
مجھے نفرت ہے ان پارٹیز
سے۔

ماجو: اگر آپ کو اتنی نفرت ہے
تو آپ وہاں جاتے کیوں
ہیں؟

آدمی: کیونکہ میری بیوی کو
جانا پسند ہے وہاں......
ابھی بھی اسے وہیں
چھوڑ آیا ہوں۔

ماجو: کیوں؟

آدمی: کیونکہ وہ ابھی اور رہنا چاہتی
تھی وہاں۔

ماجو: وہ واپس کیسے آئے گی؟

آدمی: ڈرائیور کو واپس بھیج
دیا تھا میں نے۔

ماجو: وہ جب گھر آئے گی اور
آپ گھر پر نہیں ہوں گے
تو وہ آپ کو تلاش نہیں
کرے گی؟

آدمی: نہیں...... بڑے گھروں میں
کوئی کسی کو تلاش نہیں کرتا
......وہ آئے گی......کلینزنگ
ملک سے اپنا چہرہ صاف

بے اختیار قہقہہ لگا کر

کرے گی۔ مساج کرے
گی۔ ... چہرے کی مالش
... اور سو جائے
گی ...... میں اور وہ کئی
کئی دن آپس میں بات
نہیں کرتے ......

بات کرتے کرتے عجیب سے انداز
میں رُک کر ماجو کو دیکھتے
ہوئے مساج کا ترجمہ
کرتا ہے۔ ماجو نہ سمجھنے والے
انداز میں مسکراتا ہے۔ آدمی
بات جاری رکھتا ہے۔

ماجو: کیوں؟ ......آپ کو اچھی
نہیں لگتی وہ؟

دوٹوک انداز
میں

آدمی: نہیں۔

ماجو: پھر آپ نے اُس سے
شادی کیوں کی؟

عجیب سی
مسکراہٹ کے
ساتھ کش لیتے
ہوئے

آدمی: شادی ایک چیز ہوتی ہے۔
...... پسند ایک اور چیز
ہوتی ہے ...... کر لیتے ہیں
ہم لوگ اس طرح کی خاندانی
عورتوں سے شادیاں ......

آدمی: ......وہ سارا دن شاپنگ
کرتی ہے ......رات کو پارٹیز
اٹینڈ کرتی ہے۔

ماجو: خوبصورت ہے؟

آدمی: پتہ نہیں ......لوگ کہتے ہیں
ہے ...... میں نے بہت عرصہ

ہو گیا اسے غور سے دیکھا نہیں۔

ماجو: اس کو پتہ ہے کہ آپ یہاں اس گھر میں......

بات کرتے ہوئے رُک جاتا ہے۔ آدمی غور سے اُس کا چہرہ دیکھ کر ایک کش لگاتا ہے۔

آدمی: نہیں......اُس کو نہیں پتہ...... یا کم از کم وہ یہ ظاہر کرتی ہے کہ اُسے نہیں پتہ جیسے میں اسے کسی دوسرے مرد کے ساتھ کہیں دیکھ کر یہ ظاہر کرتا ہوں کہ میں کچھ نہیں جانتا......

ہلکی سی ہنسی کے ساتھ تبھی بیڈ سائیڈ ٹیبل پر پڑا موبائل بجنے لگتا ہے۔

آدمی چونک کر موبائل اُٹھاتا ہے۔

// Cut //

منظر:64

وقت : رات
جگہ : پائل کا کیمرہ
کردار : پائل، چاندنی

....

کمرے کا دروازہ تڑاک سے کھلتا ہے اور پائل تقریباً دوڑتی ہوئی آتی ہے اور ادھر ادھر دیکھے بغیر اوندھے منہ بیڈ پر لیٹ کر رونے لگتی ہے بلند آواز میں ہچکیوں سے وہ روتی جاتی ہے کچھ دیر کے لئے اور تبھی اُسے احساس ہوتا ہے کہ کمرے میں کسی اور کی بھی ہچکیوں کی آواز ہے وہ یک دم خاموش ہو کر سیدھی ہوتی ہوئی اُٹھتی ہے اور ساکت ہو جاتی ہے۔

ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی چاندنی بھی زاروقطار رو رہی ہے۔

وہ دونوں آئینے میں اپنے آنسوؤں سے بھیگے چہروں کا عکس دیکھتی ہیں۔

پھر یک دم چاندنی اپنی جگہ سے اُٹھتی ہے اور پائل کے پاس بیڈ پر بیٹھ کر اُس کے کندھے پر سر رکھ کر بلند آواز میں رونے لگتی ہے۔ پائل بھی بے اختیار اُس کے گرد اپنے بازو حائل کرتے ہوئے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگتی ہے۔

بیک گراؤنڈ میں مغنیہ کے گانے کی آواز آ رہی ہے۔

مغنیہ: آج کی شب تو بہت کچھ ہے مگر کل کیلئے
ایک اندیشہ بے نام ہے اور کچھ بھی نہیں

دیکھنا یہ ہے کہ کل تجھ سے ملاقات کے بعد
رنگِ اُمید کھلے گا کہ بکھر جائے گا
وقت پرواز کرے گا کہ ٹھہر جائے گا
جیت ہو گی یا کھیل بگڑ جائے گا
خواب کا شہر رہے گا کہ اُجڑ جائے گا

آج کی شب تو کسی طور گزر جائے گی

// Cut //

منظر:65

وقت	:	رات
جگہ	:	بیڈ روم
کردار	:	ماجو، آدمی

....

ماجو بیڈ پر بیٹھا سگریٹ پی رہا ہے۔ آدمی موبائل کان سے لگائے کہتا ہے۔

آدمی: ! Hello

وہ ہیلو کہتے ہوئے دوسری طرف سے بات سنتا اور پھر اضطراب کے عالم میں اُٹھ کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ ماجو کش لیتے لیتے ٹھٹکتا ہے۔

? What

کیسے ہوا یہ سب کچھ؟...... ......تمہاری گاڑی تو میرے پاس ہے...... پھر تمہارے پاس کون سی گاڑی تھی؟...... ......

My God..............

..........میں آ رہا ہوں

منظر:65

وقت : رات
جگہ : بیڈ روم
کردار : ماجو، آدمی

....

ماجو بیڈ پر بیٹھا سگریٹ پی رہا ہے۔ آدمی موبائل کان سے لگائے کہتا ہے۔

آدمی: Hello !

What ?

وہ ہیلو کہتے ہوئے دوسری طرف سے بات سنتا اور پھر اضطراب کے عالم میں اُٹھ کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ ماجو کش لیتے لیتے ٹھٹکتا ہے۔

کیسے ہوا یہ سب کچھ؟...... ......تمہاری گاڑی تو میرے پاس ہے...... پھر تمہارے پاس کون سی گاڑی تھی؟...... ......

..............My God

..........میں آ رہا ہوں

... don't worry

آفیسر کو اپنا

تعارف کروایا ہے تم نے؟

....

Alright ....

Just calm down

میں پہنچتا ہوں۔

وہ موبائل بند کرتا ہے۔

ماجو اُس سے پوچھتا ہے

ماجو: کیا ہوا؟

آدمی اب کار کی چابیاں اُٹھاتے ہوئے اپنی شرٹ کے بٹن بند کر رہا ہے۔

آدمی: تم اپنی چیزیں لو ہمیں ابھی یہاں سے نکلنا ہے۔ میرے بیٹے کی گاڑی کے نیچے آ کر کوئی مر گیا۔

ماجو اُٹھ کر کھڑا ہوتا ہے۔

ماجو: میں کپڑے بدل ......

آدمی تیزی سے بات کاٹتا ہے۔

آدمی: ضرورت نہیں تم رکھو یہ کپڑے ......بس اندر سے اپنے کپڑے اُٹھا لو۔

ماجو باتھ روم کی طرف جاتا ہے۔

// Cut //

منظر:66

وقت	:	رات
جگہ	:	پائل کا کمرہ
کردار	:	پائل، چاندنی

....

پائل اور چاندنی بیڈ پر برابر میں چت لیٹی ہیں۔

پائل: مجھے لگتا تھا تم مجھ سے نفرت کرتی تھی۔

چاندنی: نہیں میں تم پر رشک کرتی تھی..... ہم سب کو لگتا تھا تمہیں واقعی سچی محبت مل گئی ہے اور تم یہاں سے نکل کر وہ سب کچھ پالو گی جس کے ہم سب خواب دیکھتے ہیں۔

اُسی انداز میں

پائل: اور میں تم پر رشک کرتی تھی..... تم میں اعتماد تھا تم جس طرح مردوں کے ساتھ ہائی سوسائٹی میں پھرتی

تھی اُس طرح یہاں کی
کوئی دوسری لڑکی نہیں
پھر سکتی تھی ...... مجھے بعض
دفعہ لگتا تھا مرد تمہارے
سامنے گھبرا جاتے ہیں
...... تمہارے سامنے گھٹنوں کے
بل بیٹھے نظر آتے ہیں۔

اُسی انداز میں

چاندنی: ہائی سوسائٹی ......! ہم
کچھ بھی کر لیں پائل اپنے
اوپر سے طوائف کا لیبل
ہم نہیں اُتار سکتیں ...... کوئی
نہ کوئی چیز یہ چغلی کھاتی
ہے کہ ہم اس بازار سے ہیں
...... کہ ہم وہ عورتیں نہیں ہیں
جو پہلے صاحب حیثیت مردوں
کی بیٹیاں ہوتی ہیں پھر
پھر بہنیں ...... اور پھر صاحب
حیثیت مردوں کی بیویاں
بنتی ہیں ...... ہمیں دیکھتے ہی
سب کو پتہ چل جاتا ہے کہ ہم ......
ہم بس سیدھی طوائفیں ہی
پیدا ہوئی تھیں۔

پائل الٹے لیٹے اُس کا کندھا
تھپکتی ہے مگر چاندنی عجیب
سے اشتعال میں اُٹھ کر

(بیٹھ جاتی ہے۔)

چاندنی: کیا ہے جو یہ بڑے بڑے خاندانوں
کی بیٹیاں اور بڑے آدمیوں
کی بیویاں نہیں کرتیں ......
اگر ہم جسم دکھاتی ہیں تو یہ
ہم سے بھی کم کپڑے پہن کر
غیر مردوں میں پھر رہی
ہوتی ہیں...... ہم شراب پیتی
ہیں یہ بھی پیتی ہیں......ہم
فحش باتیں کرتی ہیں یہ بھی
کرتی ہیں...... ہم مردوں کے
ساتھ چکر چلاتی ہیں یہ بھی
غیر مردوں کے ساتھ افیئر چلاتی
ہیں......ہم مردوں سے تحفے
لیتی ہیں یہ بھی لیتی ہیں......
پھر فرق کیا ہے دونوں میں؟

(اُٹھ کر بیٹھتے ہوئے)

پائل: ضرورت اور شوق کا......ہم
سب کچھ ضرورتاً کرتی ہیں......
وہ سب کچھ شوقیہ......جسم
فروشی ہمارا پیٹ بھرتی ہے
اور اُن کا دل بہلاتی ہے۔

....

(چاندنی یک دم ڈھیلی پڑ جاتی ہے۔)

چاندنی: ہاں ضرورت اور شوق کا
ہی فرق ہے۔
پائل: آج کچھ ہوا کیا؟
چاندنی: ہاں اظہر درانی کی بیوی تھی

پارٹی میں...... بہت بڑا انڈسٹریلسٹ
ہے...... مجھے کہنے لگی میں اظہر
سے کہوں گی وہ کسی مالشیے کے
ساتھ سو جائے مگر کسی طوائف
کے ساتھ نہیں...... پتہ نہیں کون
کون سی بیماریاں پھیلاتی ہیں
یہ عورتیں...... میرا دل چاہا
میں سینڈل اُتار کر اُس عورت
کے منہ پر دے ماروں خود
پورے شہر میں کہانیاں مشہور
ہیں اس کی اور مجھے کہہ رہی
ہے کہ ہم بیماریاں پھیلاتے ہیں۔

سنجیدگی سے — پائل: دینا پتہ اُس کے شوہر کا......
میں ماجو سے کہوں گی وہ
سوئے اُس کے شوہر کے
ساتھ...... تاکہ شوق تو پورا
ہو اُس کی بیوی کا۔

چاندنی اُس کی بات پر یک دم قہقہہ لگا کر ہنستی ہے۔ پائل بھی — چاندنی: تمہیں پتہ ہے اُس کا شوہر
پہلے ہی مالشیوں کے ساتھ
سوتا پھر رہا ہے۔

ہنس پڑتی ہے۔ پھر دونوں کو جیسے ہنسنے کا دورہ پڑ جاتا ہے۔ وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر پیٹ پکڑ کر ہنستی ہیں۔

// Cut //

منظر:67

وقت : رات
جگہ : باتھ روم
کردار : ماجو

....

ماجو باتھ روم میں اپنے کپڑے لپیٹے اپنی بغل میں دبائے بڑی حسرت سے باتھ روم کو دیکھ رہا ہے تبھی باہر سے آدمی کی آواز آتی ہے۔

آدمی: جلدی آؤ...... مجھے دیر ہو رہی ہے۔

ماجو ہڑبڑا کر ایک آخری نظر باتھ روم پر ڈالتے ہوئے ٹشو کے ڈبے سے چند ٹشو تیزی سے لے کر اپنی جیب میں اڑستا ہے اور باتھ روم سے نکل جاتا ہے۔

// Cut //

منظر:68

وقت : رات
جگہ : لاؤنج
کردار : پائل، کاکو

....

پائل مطمئن انداز میں کچھ گنگناتے ہوئے سیڑھیاں اُتر رہی ہے اُس کے پیروں میں ایک بار پھر گھنگھروُ بندھے ہوئے ہیں۔
تبھی کاکو اندر آ کر اُس کے قریب اُس سے کہتا ہے۔

کاکو: میں ابھی پھر باہر دیکھ کر......

پائل اُس کی بات کاٹ دیتی ہے۔

پائل: اب اس کی ضرورت نہیں ہے۔ میرا بیگ لا کر میرے کمرے میں رکھ دے......مجھے اب کہیں نہیں جانا

....

کاکو حیرانگی سے اُسے دیکھتا رہتا ہے۔ وہ بڑے ناز اور انداز سے چلتی ہوئی ہال کمرے کی طرف جا رہی ہے۔

// Cut //

منظر:69

وقت	:	رات
جگہ	:	سڑک
کردار	:	ماجو، آدمی

....

ماجو آدمی کی گاڑی سے باہر نکلتا ہے اور آدمی زن سے گاڑی اُڑا کر لے جاتا ہے۔ ماجو تیل کی بوتلیں اور اپنے کپڑے پکڑے حسرت سے دور جاتی گاڑی کی ٹیل لائٹس دیکھتا ہے۔

گاڑی موڑ مڑ کر غائب ہوتی ہے اور ماجو اپنے اردگرد دیکھتا ہے۔ فٹ پاتھ پر کہیں کہیں اکا دکا لوگ سو رہے ہیں وہ ایک نظر اپنے صاف ستھرے لباس کو دیکھتا ہے، تیل کی بوتلوں کو پھر اپنے پہلے والے کپڑوں کی گٹھڑی کو پھر وہیں فٹ پاتھ پر بیٹھ جاتا ہے۔

// Cut //

منظر:70

وقت : دن
جگہ : لاؤنج
کردار : کاکو، جہاں آرا

....

کاکو لاؤنج کا دروازہ کھول کر اندر آتا ہے۔ وہ بے حد شاکڈ اور ڈسٹربڈ نظر آ رہا ہے۔

جہاں آرا ہال کمرے سے نکلتے ہوئے جماہی لیتی ہے پھر انگڑائی لیتی ہے کاکو کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

جہاں آرا: میں سونے جا رہی ہوں
کاکو......تو دروازے دیکھ
لے......آج ساری رات
تو تجھے آوازیں دیتے ہوئے
ہی گزری...... پتہ نہیں
گھڑی گھڑی کہاں غائب
ہو جاتا تھا تو............
کیا ہوا؟ تیرا رنگ کیوں
اُڑا ہوا ہے؟

کاکو: ایکسیڈنٹ

جہاں آرا: کیا؟ کیا بک رہا ہے

جیسے اُس کی نیند غائب ہوتی ہے

کاکو: مزار کے قریب والی سڑک
پر ایک سکوٹر والے کو
ایک گاڑی والے نے ٹکر
مار دی۔

جہاں آرا: آئے ہائے تو اس سے ہمیں
کیا...... روز کئی ایکسیڈنٹ
ہوتے ہیں کراچی میں۔

کاکو: وہ جو افتخار صاحب رات
کو آئے تھے وہ اُن کی
گاڑی تھی۔

بے اختیار سینے پر ہاتھ رکھ کر

جہاں آرا: میرے اللہ وہ جو بیس
تیس سال کا لڑکا تھا جو
بار بار مجھ سے پائل کا پوچھ
رہا تھا؟

کاکو: ہاں

بے تابی سے

جہاں آرا: وہ ٹھیک تو ہے؟

کاکو: ہاں وہ ٹھیک ہے بس گاڑی
سکوٹر سے ٹکرانے کے
بعد کھمبے سے ٹکرائی اور ابھی
بھی وہیں کھڑی ہے مگر افتخار
کو پولیس لے گئی وہ ٹھیک

تھا۔

اطمینان سے — جہاں آرا: پولیس کی کوئی بات نہیں اس کا باپ بڑا آدمی ہے چھڑوا لے گا اُسے۔

کاکو: مگر سکوٹر والا مر گیا۔

جہاں آرا: بے چارہ چلو اللہ اُس کی مغفرت کرے۔

ہکلاتے ہوئے — کاکو: وہ... وہ اسلم تھا۔

چونکتے ہوئے — جہاں آرا: اسلم؟... وہ کیا کر رہا تھا رات کے اس وقت یہاں؟

کاکو: پتہ نہیں مگر وہ اسی کا ویسپا تھا... وہ سڑک پر اسی وقت مر گیا۔

جہاں آرا ایک دم گہرا اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہتی ہے۔

جہاں آرا: اللہ کی قدرت ہے کبھی تو بیٹھے بٹھائے دل کی مرادیں پوری کرتا ہے پاگل کی جان چھوٹی اُس سے اُس حرام زادے نے راتوں کی نیندیں حرام کر رکھی تھیں یہ لے یہ

اپنے ہاتھ میں پکڑی ایک پوٹلی سے ایک نوٹ نکال کر اُس

پیسے اور مزار پر چادر چڑھا کر آ میں نے منت مانی تھی کہ اسلم سے پیچھا چھوٹنے کا

تو مزار پر چادر چڑھاؤں
گی۔

کاکو کسی معمول کی طرح
نوٹ پکڑ لیتا ہے۔
جہاں آرا جانے کے
لئے پلٹتی ہے مگر
پھر جیسے کچھ یاد آنے
پر مڑتی ہے۔

جہاں آرا: اور دیکھ خبردار پائل کو
اس حادثے کے بارے
میں کچھ پتہ چلا...... میں
تو اب سٹوڈیو بھی نہیں بھیج
رہی اُسے ...... کراچی کی
کوئی فلم نہیں کرواؤں گی
اُسے ...... اب لاہور میں
ہی کام کرواؤں گی......
سنا کاکو تو نے ...... یہ راز
تیرے اندر ہی رہنا چاہیے
مزار کے قریب سڑک
پر کس کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے
تو نہیں جانتا...... سمجھا؟

بے اختیار — کاکو: سمجھ گیا۔

جہاں آرا پلٹ کر جاتی ہے۔ کاکو ہاتھ میں پکڑے نوٹ کو دیکھتا رہتا ہے۔ اُس کی آنکھوں اور چہرے پر افسردگی ہے۔

// Cut //

منظر: 71

وقت	:	طلوع آفتاب
جگہ	:	سمندر کا کنارہ

....

سمندر کے کنارے پر طلوع آفتاب کا منظر ہے۔ ایک نئی صبح نکل رہی ہے۔ پرندے آسمان پر اُڑ رہے ہیں ایک عجیب سی خاموشی ہر جانب ہے۔

// Cut //

منظر:72

وقت : دن
جگہ : مزار
کردار : پائل، کاکو

پائل مزار کی سیڑھیاں اُتر رہی ہے جب وہ کاکو کو ایک چادر ہاتھ میں پکڑے سیڑھیاں چڑھتے دیکھتی ہے۔
دونوں ایک دوسرے کو دیکھ لیتے ہیں۔ پائل اُس کو روک کر پوچھتی ہے۔

پائل: تو کہاں جا رہا ہے کاکو؟

کاکو: بی جان نے یہ چادر چڑھانے کے لئے دی ہے اس کو چڑھانے آیا ہوں۔

مسکراتے ہوئے کہتی ہے

پائل: میں نے سوچا پھر اماں نے تجھے میرے پیچھے بھیج دیا ہے...... لا چادر دے میں خود چڑھاتی ہوں۔

پائل ہاتھ بڑھاتے ہوئے

کاکو ہچکچاتے ہوئے کہتا ہے

کاکو: نہیں پائل بی بی میں
خود چڑھاتا ہوں

پائل: ارے دے ادھر......
میں نے کہا ناں میں
چڑھاتی ہوں...... مجھ
پر بھی کرم کیا ہے پیر سائیں
نے...... اسلم کا اصلی چہرہ
دکھا کر مجھے بچا لیا اُس
نے۔

چادر اُس سے کھینچتے ہوئے

کاکو افسردگی سے اُسے دیکھتا ہے وہ اب سیڑھیاں چڑھ رہی ہے۔

// Cut //

منظر:73

وقت : دن
جگہ : مزار
کردار : پائل، کاکو

....

پائل بڑے انہماک اور عقیدت سے مزار پر چادر چڑھا رہی ہے۔
کاکو چپ چاپ اُس کا چہرہ دیکھ رہا ہے۔

// Cut //

منظر:74

وقت : دن
جگہ : مزار کے پاس کوئی جگہ
کردار : نوشی، ماجو، پائل

....

ماجو کھانے پینے کی کچھ چیزیں لے کر ایک جگہ بیٹھا ہے جب سب سے پہلے نوشی نمودار ہوتا ہے۔ وہ زرق برق لباس میں فل میک اپ کے ساتھ ہے اور لہراتا آ رہا ہے۔ ماجو کے پاس آتے ہی وہ تالی بجاتا ہے۔

نوشی: آئے ہائے ..... تو کون ہے ..... میں تو ماجو سے ملنے آئی ہوں

ماجو کچھ شرما کر
ماجو: میں ماجو ہی ہوں نوشی

مصنوعی حیرانگی سے سینے پر ہاتھ رکھ کر نوشی یک دم نیچے بیٹھ جاتا ہے۔
نوشی: ہائے میرے اللہ ..... یہ شہزادہ چارلس یہاں

اس کے کپڑوں کو چھوتے

ہوئے

کیسے آ گیا

ماجو: بکواس مت کر نوشی
......اور یہ حلوہ پوری
کہا

نوشی: حلوہ پوری ......اور
وہ بھی تو کھلا رہا ہے۔
دنیا والو آؤ مجھے
جگاؤ...... میں کوئی
خواب دیکھ رہی ہوں؟

آواز لگاتے ہوئے

ماجو غصے سے دانت
پیستا ہے

ماجو: اب اگر ایک لفظ اور
کہا تو میں گھونسہ مار کر تیرے
دانت توڑ دوں گا ہیجڑے۔

نوشی: ہیجڑہ کس کو بول رہا ہے
ملیچھ ...... میں بتاؤں
تجھے؟

وہ یک دم غصے
میں اُس کے
بال نوچنے لگتا
ہے۔
تبھی پائل
وہاں آتی ہے
اور بے حد ناراضگی
سے دونوں کو
جھڑکتی ہے۔

پائل: دونوں کتوں کی طرح صبح
ہی صبح لڑنا شروع ہو
جاتے ہو...... اور کچھ نہیں

تو ایک عورت کا ہی لحاظ
کرلیا کرو ـــــ ارے
حلوہ پوری ـــــ یہ کون لایا
ہے؟

کہتے ہوئے بیٹھ کر
حلوہ پوری کا
لفافہ اپنی طرف کھینچتی ہے اور لقمہ لیتی ہے۔ ماجو اور نوشی الگ ہو جاتے ہیں اور خود بھی لقمے
لینے لگتے ہیں ـــــ پاکل
ماجو کو دیکھتی ہے۔

پاکل: آج تو بڑا انگریز بنا ہوا
ہے ماجو ـــــ نہ وہ تیل
ـــــ اور کپڑے بھی نئے

وہ آگے بڑھ کر اس
کے بالوں کو سونگھتی
ہے اور جیسے خوشبو
سے محظوظ ہوتی
ہے

بالوں میں
بھی کوئی اچھا سا شیمپو لگایا
ہے ـــــ قصہ کیا ہے؟

ماجو: بتاؤں گا سارا قصہ تم پہلے یہ
حلوہ پوری تو کھاؤ ـــــ میں کھلا
رہا ہوں ـــــ اور ابھی چائے اور
سگریٹ بھی پلواؤں گا۔

معنی خیز انداز
میں

نوشی: لگتا ہے رات کو کوئی اونچا
ہاتھ مارا ہے۔

ماجو: ایسا ہی سمجھو ـــــ اور تیرا
سوٹ ختم ہو گیا؟
ـــــ صبح ہی صبح ٹینشن شروع
ہو رہی ہے۔

نوشی: ہاں ہو گیا ختم سوگ
...... جب زندگی خود
ہی ماتم ہے تو میں کس
کے لئے کتنا روؤں ......
...... آج فلم انڈسٹری میں
ہیروئن کے لئے آڈیشن دینے
جا رہی ہوں ...... چار ہفتوں
میں پورے شہر میں پوسٹروں
پر میری ہی تصویریں دیکھو
گے تم ...... فلم انڈسٹری کی
بڑی بڑی ہیروئنوں کا
پتہ کاٹ دوں گی اور
بڑے بڑے ہیرو کے گھر تباہ
کر دوں گی ...... بس چار
دن کی مہمان ہے نوشی
تمہارے پاس۔

معنوی سنجیدگی سے بات بدلتے ہوئے آنکھیں گھماتے ہوئے

پائل کی طرف متوجہ ہو کر

ماجو: تمہارے اسلم کا کیا حال
ہے؟

ہنستے ہوئے

پائل: مر گیا حرام زادہ ......
آئندہ نام مت لینا اُس
کا میرے سامنے ......

نوشی: مرد سارے کتے ہوتے ہیں
ماجو کے علا

پائل: ماجو مرد کہاں ہے ......

تینوں ہنستے ہیں
پھر ماجو ایک ٹھنڈا
سانس لیتے ہوئے
کہتا ہے۔

ماجو تو ماشیا ہے۔

ماجو: رات میری قسمت بدلتے بدلتے
رہ گئی

بے اختیار

پائل: میری بھی

ہلکی سی افسردگی کے ساتھ
تینوں اکٹھے کہتے ہیں بے اختیار

نوشی: میری بھی

تینوں ایک دوسرے
کا چہرہ دیکھتے ہیں
اور پھر یک دم کھلکھلا
کر ہنس پڑتے ہیں۔

(بیک گراؤنڈ میں
تالیوں، بوتلوں
اور گھنگھروؤں کا
شور)

// Cut //